[illegible]

مطبوعات صوفی نمبر ۵۵

سلطان ایوب رض

یعنی

CHECKED 198

میزبان رسول حضرت ابو ایوب خالد انصاری رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری

جسمیں انکے حالات زندگی، اخلاق، مجاہدات، فضائل و مناقب اور عظیم الشان

کارناموں کی تفصیل لکھی گئی ہے

مولفہ

جناب مولوی محمد صدیق صاحب انصاری ساکن فتح پور ہسوہ

یہ کتاب ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی پنجاب ڈائرکٹر

صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین پنجاب نے

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں

باہتمام میاں عبدالرشید صاحب چھپوا کر شائع کی

صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ پنڈی بہاؤالدین پنجاب

حسبِ ذیل اصحاب نے

پچیس ۲۵ یا اس سے زیادہ قیمت کے حصے خرید کیے ہیں!

(۱) حضرت سجادہ نشین صاحب جلالپور شریف۔ (۲) کپتان جمال الدین صاحب بہادر۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آگرہ۔ (۳) جمعدار عطا محمد صاحب ساکن بھیرہ حال ۱۲ فرانٹیئر فورس علی پور۔ (۴) ایم۔ ایم۔ اسلم خان صاحب پیٹرس ہوس کالج کیمبرج۔ (۵) ملک دیارام صاحب پنجاب پولیس گجرات۔ (۶) چوہدری عالم دین صاحب آف بہمنہ انسپکٹر ڈاکخانجات لورالائی بلوچستان۔ (۷) شیخ محمد ممتاز صاحب فاروقی بیرسٹر ایٹ لا گجرات۔ (۸) ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور۔ (۹) پروفیسر شیخ محمد جمیل صاحب اوورسیئر کنونڈ جی۔ آئی۔ پی ریلوے۔ (۱۰) رحمت علی خان صاحب پریزیڈنٹ مسلم ایسوسی ایشن آف امریکہ۔ (۱۱) ایک خاتون معرفت ایڈیٹر صاحب صوفی۔ (۱۲) ملک محمد اکرام خان صاحب زمیندار پنڈی بہاؤالدین۔ (۱۳) سفور خان صاحب کیلی فورنیا امریکہ۔ (۱۴) پسران ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی مشترکہ نام سے (۱۵) محمد عبدالستار صاحب جنرل مرچنٹ لداخ۔ (۱۶) ڈاکٹر محمد عبدالواحد صاحب اپر ڈسپنسری سرینگر کشمیر۔ (۱۷) باغدین صاحب یوبا یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ (۱۸) نور الدین صاحب براڈرک امریکہ (۱۹) فوجدار خان صاحب براڈرک امریکہ۔ (۲۰) ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی (۲۱) پیر بخش ولد فیض محمد صاحب براڈرک یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ۔ (۲۲) سردار محمد عبداللہ خان صاحب بہادر نوکل انسپکٹر آف کونٹس بصرہ (۲۳) مولانا محمد محی الدین صاحب ریٹائرڈ چیف جسٹس ہائی کورٹ دکن حال دہلی۔ (۲۴) ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب خلف الرشید جنگو میاں صاحب ایچ۔ ایم۔ بی۔ بلگام الہ ہوبلی دھاروار (۲۵) نور محمد عبداللہ صاحب مکھنا سوتی ہوس میمن واڈا روڈ بمبئی نمبر ۳۔ (۲۶) اللہیار صاحب نصیر احمد خاں صاحب معرفت تحصیلدار صاحب موگہ۔ (۲۷) صدیق احمد خاں صاحب ایچ۔ پی۔ یو معرفت تحصیلدار صاحب موگہ (۲۸) مولوی محمد حسین صاحب خوشنویس عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ (۲۹) منشی داراب بیگ صاحب پرامز جی۔ آئی۔ پی ریلوے۔

خاکسار سلطان علی منیجر

CHECKED
1987

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	دیباچہ اول	۳		حفظ قرآن (حاشیہ)	
	دیباچہ دوم	۵		تفسیر (حاشیہ)	
	فضائل صحابہ	۷		فقہ (حاشیہ)	
	فضائل انصار	۹		کلام (حاشیہ)	
	قسمِ اولیٰ			احادیث	۳۲
	نام و نسب	۱۲		مقولے	۳۹
	حضرت ابو ایوب اور کتب رجال	۱۵		چند مقولے (حاشیہ)	
	قسمِ ثانیہ			روایات	۴۰
	خصوصیات	۱۷		تلامذہ (حاشیہ)	
	خانۂ ابو ایوب (حاشیہ)			تلامذہ پر شفقت (حاشیہ)	
	اخلاق و مناقب	۲۳		حضرت ابو ایوب کی علمی حیثیت (حاشیہ)	
	حرب علویہ کی شرکت پر بحث (حاشیہ)			خاتمہ	۴۱
	فضائل اخلاق کے متعدد واقعات (حاشیہ)			وفات	۴۱
	فضل و کمال (حاشیہ)			قبر شریف	۴۲
	سفر علمی (حاشیہ)			حضرت ایوب (حاشیہ)	
	علمی تذکرہ (حاشیہ)			جامع ایوب (حاشیہ)	

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
	مزار ایوب (حاشیہ)			فیصلہ کا طریقہ (حاشیہ)	
	قبرستان ایوب (حاشیہ)			اعمال و وظائف (حاشیہ)	
	آداب زیارت	۴۶		حج (حاشیہ)	
	اضافہ (حاشیہ)			تسخیر جن (حاشیہ)	
	غزوہ صائفہ (حاشیہ)			دعائے نبوی (حاشیہ)	
	امامت مسجد نبوی (حاشیہ)			اولاد و موالی (حاشیہ)	
	امارت مدینہ (حاشیہ)			قصیدہ مدحیہ	۵۳

دیباچہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ط

حضرت ابو ایوب رضؓ انصاری کی سوانحعمری کا خیال مجھکو ابتداءً ذیقعد ۱۳۲۵ھ میں آیا اور چند اوراق مرتب بھی ہوگئے۔ لیکن بعض وجوہ سے انکے پورا کرنے کی فرصت نہ ملی کچھ عرصہ کے بعد محب مکرم جناب مولوی عبد الرزاق صاحب کانپوری مصنف البرامکہ و نظام الملک طوسی کے کتب خانہ میں جلاء القلوب کا ایک نسخہ دستیاب ہوا، اور میں نے اسکو کافی خیال کرکے ترجمہ کیا، وہ عرصہ تک رکھا رہا۔ اور طبع ہونے کی نوبت نہ آئی ؛

اب پورے ۱۶ برس کے بعد ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ میں اسکا خلاصہ کرتا ہوں، کیونکہ کتاب کے بعض حصے موجودہ تاریخی مذاق کے مطابق نہیں ہیں۔ اسلئے قارئین کو ان سے دلچسپی نہیں ہوسکتی ؛

البتہ سوانح کے متعلق جو بہت سی باتیں مؤلف سے چھوٹ گئی تھیں، انکو حاشیہ پر جگہ دیگئی ہے ؛ تاکہ اصل مقصد فوت نہ ہونے پائے ؛

حضرت ابو ایوب رضؓ کی سوانح عمریاں عربی زبان میں کئی شخصوں نے لکھی ہیں ؛

(۱) مناقب ابی ایوب خالد بن زید انصاری ؛۔ یہ جامع ایوب کے ایک مدرس کی تصنیف ہے۔ اسکا ذکر کشف الظنون میں آیا ہے

شاید قسطنطنیہ میں موجود ہو

(۲) نفحات العبیر الساری فی تخریج احادیث ابی ایوب الانصاری؛ ضخیم کتاب ہے۔ مصنف کا نام شیخ نور الدین علی انصاری ہے۔ اسمیں حضرت ابوایوب کے حالات کے علاوہ انکی تمام حدیثیں بھی درج کی ہیں ۞

(۳) جلاء القلوب و کشف الکروب بمناقب ابی ایوب۔ عبدالحفیظ بن عثمان قاری طائفی کی تصنیف ہے اور ۱۲۹۰ھ میں بمقام قسطنطنیہ لکھی گئی ہے ۞

اول الذکر دو کتابوں کے لئے میں نے بہت کوشش کی لیکن پیدا نہ چلا آخری کتاب دستیاب ہوئی۔ اور یہ اوراق اسی کا خلاصہ ہیں ۞

حضرت ابوایوب رضؓ کو قسطنطنیہ میں سلطان ایوب کے نام سے شہرت حاصل ہے۔ اسلئے میں نے کتاب کا یہی نام تجویز کیا ہے، حکومت و سلطنت کا اثر دیکھو! سلاطین کرام و خواقین عظام کے ساتھ ساتھ قدسیان ابرار بھی اسکے القاب سے مخاطب کئے جاتے ہیں ۞

کتاب کی دلچسپی بڑھانے کے لئے خانہ ابوایوب رضؓ کا نقشہ، اور جامع ایوب رضؓ اور مزار ایوب رضؓ کے فوٹو شامل کردیے ہیں، خانہ ابوایوب رضؓ وہی ہے جسمیں حضور سرور کائنات صلعم نے قیام فرمایا تھا، امید ہے کہ مسلمان ان متبرک یادگاروں کی زیارت سے مشرف ہوکر نور ایمان میں اضافہ کریں گے ؛

یکم محرم الحرام ۱۳۴۲ھ

محمد صدیق
غسل خانہ کہنہ۔ کان پور

دیباچہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تفرد بالملک فی کل الوجود وافاض علی اصحاب سیدنا محمد قطرۃ من لذۃ الشھود فصار عجائب الاقرار بواحدانیۃ ونور بصیرتھم بمشاھدۃ خیر خلیقتہ فحازوا من الفضل کل خطۃ شریفۃ لا یھد الیہ

یبلغ احد مد احدھم ولا نصیفہ

اما بعد خدا کی مجھ پر ایک بڑی نعمت یہ تھی کہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت سے دار السعادۃ قسطنطنیہ میں مشرف ہوا تھا میں نے ان صحابی جلیل کے مناقب متعدد علماء سے دریافت کئے تھے لیکن کامیابی نہ ہوئی تھی۔ آخر کتب اسماء الرجال مثلاً اصابہ فی اسماء الصحابہ، اسد الغابہ، تہذیب فی رجال الصحیح، اسماء الرجال ابن مندہ وغیرہ کے مطالعہ میں مصروف ہوا سیر اور تاریخ کی کتابیں بھی دیکھیں تو نظر آیا کہ اگر تمام مناقب جمع کر دیئے جائیں تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے۔ شیخ علی نور الدین انصاری کی کتاب جس کا نام نفحات العبیر الساری فی تخریج احادیث ابی ایوب انصاری ہے دستیاب ہوئی، وہ اس قدر کبیر الحجم اور طویل تھی کہ اس کو مناقب کہنا بھی مناسب نہیں۔

یہ دیکھ کر خیال پیدا ہوا کہ ایک ایسی مختصر کتاب تیار کی جائے جو بعض عظیم الشان

مناقب کی جامع، اور غزوات و فتوحات کی تفصیل پر حاوی ہو، احادیث کی سندیں حذف کر دی جائیں، تاکہ زیادہ اختصار پیدا ہو جائے، میں اگرچہ وطن سے دور تھا، اور مسافرت کی حالت تھی، تاہم یہ خدمت یہیں انجام دی، ایک مقدمہ ۳ فوائد، اور خاتمہ پر کتاب کی تقسیم ہے۔ اُس کا نام جلاء القلوب و کشف الکروب بمناقب ابی ایوب رکھا ہے ﴿

استانبول ۱۵ ربیع ۲ سنہ ۱۲۹۸ھ

عبد الحفیظ بن عثمان
القاری الطائفی

فضائلِ صحابہؓ

خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے

والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار	مہاجرین اور انصار کے پہلے سبقت کرنے والے

دوسری جگہ وارد ہوا ہے:

للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من ربہم و رضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون؛	ان فقراء مہاجرین کے لئے جو اپنے گھروں اور جایدادوں سے نکالے گئے۔ ڈھونڈتے ہیں اپنے پروردگار کا فضل اور رضامندی، اور خدا و رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں؛

ایک اور جگہ آیا ہے۔

ھو الذی ایدک بنصرہ و بالمومنین؛	وہی خدا ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی۔

انکے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جن سے آفتاب نصف النہار کی طرح انکے واقعات روشن نظر آتے ہیں صحابہ کے متعلق احادیث بھی کثرت سے ہیں، چنانچہ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا،

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ	میرے اصحاب کو برا نہ کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا؛

ابو بکر برقانی نے بخاری و مسلم کے شرائط پر یہ حدیث روایت کی ہے کہ

لا تسبوا اصحابی، دعوا اصحابی، فان احدکم لو انفق کل یوم مثل احد	میرے اصحاب کو برا نہ کہو، میرے اصحاب کو چھوڑ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص روزانہ کوہِ احد

ولا نصیفہ مد احدھم ؛

کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے ایک مد کو نہیں پہنچ سکتا

نسائی اور خیثمہ نے حضرت ابن عمر رضہ سے نقل کیا ہے۔

لا تسبوا اصحاب محمد صلعم فلمقام احدھم ساعۃ خیر من عمل احدکم عمرہ

اصحاب محمد صلعم کو برا نہ کہو انکا ایک گھڑی کھڑا رہنا تم لوگوں کی تمام عمر کی عبادت سے بہتر ہے ؛

محاملی طبرانی نے عبداللہ بن عویمر بن ساعدہ رضہ سے تخریج کی ہے۔

ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا وجعل منھم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا

خدا نے مجھکو منتخب کیا اور میرے لیے اصحاب منتخب کیے ان میں سے وزیر انصار اور قرابتدار بنائے جو انکو برا کہے اسپر خدا ملائکہ اور لوگوں کی لعنت خدا اسکا فرض قبول کریگا اور نہ نفل ؛

ریاض النضرہ میں حضرت بریدہ رضہ سے مروی ہے ؛

من مات من اصحابی بارض کان نورھم وقائدھم یوم القیامۃ ۔

جو شخص میرے اصحاب میں سے کسی سرزمین میں مرا وہ وہاں کے لوگوں کے لیے نور اور راہبر ہوگا۔ قیامت کے دن

بہت سی حدیثیں ہیں جن میں حب صحابہ کی تاکید کی گئی ہے۔ انکے لئے استغفار کی تعلیم دی گئی ہے۔ اصحاب کی لڑائیوں اور اختلافات کے متعلق خیال ظاہر کرنے سے روکا گیا ہے۔ بخاری اور مسلم میں ہے

عن عبد اللہ بن مسعود قال جاء رجل الی رسول اللہ صلعم فقال کیف تری فی رجل احب قوما ولم یلحق بھم فقال رسول اللہ صلعم المرء مع من احب۔

حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا ایسے آدمی کی نسبت کیا خیال ہے جو ایک قوم کو محبوب رکھتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکتا آپ نے فرمایا شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا ؛

مخلص ذہبی نے حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ میں جو خطبہ دیا اسمیں فرمایا، کہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے:

احسنوا الی اصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم	میرے اصحاب کے ساتھ اچھا طریقہ اختیار کرو، پھر انکے بعد والوں کیساتھ، اور پھر انکے مابعد والوں کیساتھ۔

شرف النبوۃ میں حضرت انسؓ سے یہ حدیث منقول ہے:

من احسن القول فی اصحابی فقد بری من النفاق ومن اساء القول فی اصحابی کان مخالفا لسنتی ومأواہ النار وبئس المصیر۔	جو شخص میرے اصحاب کے متعلق اچھی بات کہے گا نفاق سے بری ہو جائیگا۔ اور جو بُرا قول کہے گا وہ میری سنت کا مخالف ہوگا۔ اسکا ٹھکانا دوزخ ہوگی، جو بُرا ٹھکانا ہے۔

اس بنا پر جو لوگ ان صحابہ کو جو حضرت علیؓ سے برسرِ پیکار رہے، بُرا کہتے ہیں، غلطی پر ہیں۔

فضائل انصارؓ

ابن ابی شیبہ، نسائی، اور احمد بن حنبل نے امیر معاویہؓ سے روایت نقل کی ہے:

سمعت رسول اللہ صلعم یقول من احب الانصار احبہ اللہ ومن ابغض الانصار ابغضہ اللہ	جس نے انصار کو محبوب رکھا، خدا اسکو محبوب رکھے گا، اور جس نے انصار سے بغض رکھا خدا اس سے بغض رکھے گا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی ہے:

قال رسول اللہ صلعم آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ المنافق بغض الانصار	ایمان کی علامت انصار کی محبت ہے، اور منافق کی علامت انصار سے بغض ہے۔

ابن ابی شیبہ اور احمد نے حارث بن زیاد سے حدیث روایت کی ہے:

من احب الانصار احبه الله حين يلقاه ومن ابغض الانصار ابغضه الله حين يلقاه

جس نے انصار سے محبت کی خدا قیامت کے دن یا موت کے بعد اسکو محبوب رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا خدا اُس سے بغض رکھے گا؛

امام احمد نے حضرت انس رضؓ سے نقل کیا ہے؛

ان النبی صلعم قال اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار الانصار کرشی وعیبتی ولو ان الناس اخذوا شعبا واخذت الانصار شعبا لاخذت شعب الانصار

خداوندا انصار کی اولاد انصار کی ذریت انصار کی مغفرت فرما، انصار میری گٹھری اور میرے جسم میں بمنزلہ معدہ کے ہیں، اگر لوگ ایک راہ اختیار کریں اور انصار دوسری راہ پر چلیں۔ تو میں انصار کے راستہ پر چلوں گا؛

مسند ابن ابی شیبہ میں قیس بن سعد بن عبادہ رضؓ سے مروی ہے؛

عن النبی صلعم انہ قال اللھم صل علی الانصار وعلی ذریۃ الانصار وعلی ذریۃ ذریۃ الانصار

خداوندا انصار پر، انصار کی ذریت پر، اور انکی ذریت کی ذریت پر رحمت نازل فرما؛

اسمیں حضرت ابوسعید خدری رضؓ کی یہ حدیث بھی ہے؛

لو سلک الناس وادیا وشعبا لسلکت وادیکم وشعبکم انتم شعار والناس دثار ولولا الھجرۃ لکنت رجلا من الانصار ثم رفع یدیہ حتی انی لاری بیاض ابطیہ فقال اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار۔

اگر لوگ ایک وادی یا راستہ پر چلیں تو میں تمہاری وادی یا راستہ پر چلوں گا، تم نیچے کا کپڑا ہو اور دوسرے لوگ اوپر کا کپڑا ہیں، اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ بغل کی سپیدی معلوم ہوتی تھی اور دعا فرمایا، خداوندا انصار کی، اولاد انصار کی، اور اولاد کی اولاد کی مغفرت فرما؛

بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن ماجہ میں حضرت براء بن عازب رضؓ سے

منقول ہے؛

قال رسول اللہ صلعم فی الانصار لا یحبھم الا مومن ولا یبغضھم الا منافق ومن احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ

انصار کے متعلق رسول اللہ صلعم نے فرمایا انکو صرف مومن محبوب رکھتا ہے، اور ان کا دشمن صرف منافق ہو سکتا ہے جسنے انکو دوست رکھا خدا اسکو دوست رکھے گا، اور جسنے ان سے بغض رکھا خدا ان سے بغض رکھے گا؛

ترمذی اور ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو سعید خدری رضؓ کی حدیث ہے؛

الا ان عیبتی التی آوی الیھا اھل بیتی وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئھم واقبلوا من محسنھم

ہاں میری وہ گٹھری جسمیں میں پناہ لیتا ہوں میرے گھر والے ہیں اور میرا معدہ انصار ہیں انکے مجرم سے درگذر کرو اور محسن سے قبول کرو؛

ابن جریر، ابن حاتم اور ابن ردویہ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ انصار نے فخریہ کہا ہم نے یہ کیا یہ کیا، اس پر حضرت عباس رضؓ بولے۔ ہم کو تم پر فضیلت حاصل ہے۔ آنحضرت صلعم کو اطلاع ہوئی تو آپ انصار کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ اور فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم ذلیل نہ تھے، خدا نے تم کو بلند کیا؟ ان لوگوں نے عرض کیا۔ بے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا، تم مجھ کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا ہم کیا کہیں؟ فرمایا تم یہ کہو کہ تم کو تمہاری قوم نے نکال دیا تھا ہم نے پناہ دی۔ ان لوگوں نے تمہاری تکذیب کی تھی۔ ہم نے تصدیق کی، ان لوگوں نے تم کو چھوڑ دیا تھا ہم نے مدد کی، آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ اور انصار کہتے جاتے تھے۔ ہمارا مال اور جائیداد خدا اور رسول کے لئے ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

بخاری نے حضرت ابو ایوب رضؓ کے قبیلہ بنو نجار کے متعلق حضرت انس رضؓ سے روایت

کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے عورتوں اور لڑکیوں کو کسی تقریب سے آتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور فرمایا:

اللھم انھم من احب الناس الی	خداوندا یہ لوگ مجھ کو تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں

یہ جملہ آپ نے ۳ بار ارشاد فرمایا۔

ابن ماجہ میں حضرت انس رضہ سے منقول ہے کہ جب آنحضرت کی اونٹنی بنو نجار کے محلہ میں بیٹھی، تو لڑکیاں دف بجا بجا کر یہ شعر گانے لگیں ؎

نحن جوار من بنی النجار	ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں،
یا حبذا محمد من جار	محمد کیسا اچھا ہمسایہ ہے،

آپ نے فرمایا تم مجھسے محبت رکھتی ہو؟ بولیں "ہاں" فرمایا "خدا کی قسم! میں بھی تم کو محبوب رکھتا ہوں"

شرف النبوۃ میں یہ حدیث منقول ہے:

خیر دور الانصار بنو النجار	انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں،

فصل اولیٰ

(۱) نام و نسب

سلسلہ نسب یہ ہے:۔ خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف (بعض کے نزدیک، ابن عمرو بن خزرج بن غنم بن مالک ابن نجار بن عدی بن عمرو بن مالک بن تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج[۱] (برادر اوس)

ا۔ طبقات ابن سعد میں حضرت ابو ایوب رضہ کا نسب نامہ اسطرح منقول ہے خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار (ص ۹۴ ج ۳ قسم ۲) تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج (ص ۸۴) ابن حارثۃ العنقا بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السماء بن حارثۃ الغطریف بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد و درا ابن الغوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا عامر و عبد شمس، ابن یشجب ابن یعرب المرعف بن یقطین قحطان (ص ۱)

بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیا بن ماء السماء بن حارثہ الغطریف بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد بن مہلا ییل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام (سبائک الذہب فی انساب العرب)

خزرجی، عقبی، بدری، انصاری ہیں۔ اوائل میں اسلام لائے اور ۷۳ انصار کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بمقام منیٰ، ہجرت سے دو سال قبل آنحضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر مدینہ واپس آئے اور یہاں اسلام کا اعلان کیا، انکی وجہ سے انکی بیوی ام ایوب بھی مسلمان ہوگئیں، انکی کنیت ابو ایوب ہے، اور اسی سے مشہور ہیں، وہ ان صحابہ میں داخل ہیں جو کنیت سے روشناس ہوئے۔

انکی ماں کا نام ہند تھا[1] سلسلۂ نسب یہ ہے۔ ہند بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرء القیس بن ثعلبہ بن کعب بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج برادر اوس (اصابہ)

نفحات العبیر الساری میں لکھا ہے کہ انصار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں، اور ان کا نسب نامہ یوں ہے، کہلان بن سبا بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام، یہ ایک غریب قول ہے، علماء نے اسکی موافقت نہیں کی، خاص و عام میں مشہور یہ ہے کہ انصار قحطان کی اولاد ہیں[2]

---

[1] طبقات میں انکی والدہ کا نام زہرا لکھا ہے اور نسب نامہ یوں ہے زہرا بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرء القیس بن مالک، (ص ۴۹) الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن الخزرج (ص ۷۷)

[2] قحطان کے اوپر علمائے نسب مختلف الرائے ہیں، ہشام بن محمد بن السائب کلبی نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے قدیم نسابین کو دیکھا تھا، وہ لوگ قحطان کو حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم ؑ کی اولاد سمجھتے تھے اور اسطرح نسب نامہ بیان کرتے تھے، قحطان بن ہمیسع بن تیمن بن نبت بن اسمٰعیل۔

دوسرا گروہ قحطان کا نسب نامہ یوں بیان کرتا ہے، قحطان بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام، ہم پچھلے گروہ کے خیال کو صحیح سمجھتے ہیں۔

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب تبع، مدینہ سے گذرا، اسکے ساتھ ۴۰۰ عالم بنو اسرائیل کے تھے ان لوگوں نے عہد کیا کہ مدینہ سے نہ جائیں گے! تبع نے سبب دریافت کیا، انہوں نے کہا، ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ مدینہ عرب کے ایک پیغمبر کا جن کا نام محمد (صلعم) ہوگا؛ ہجرت گاہ ہے! اسلیئے ہم یہاں اس خیال سے رہنا چاہتے ہیں کہ شاید ان پر ایمان لانے کی توفیق ہو، تبع نے ان میں سے ہر شخص کے لئے مکانات بنوا دیئے، شادیاں کر دیں، اور مال و زر عطا کیا، اور ایک نامہ لکھا جسمیں اپنے مسلمان ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اسمیں یہ اشعار بھی تھے!

شهدت علی احمد انه	میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد
رسول الله باری النسم	پروردگار عالم کے رسول ہیں
فلو مد عمری الی عمره	اگر میری عمر نے وفا کی، اور انکا زمانہ پایا
لکنت وزیرا له وابن عم	تو ان کا وزیر اور ابن عم ہوں گا!

تبع نے یہ نامہ اُن علماء کے سردار کو دیا، اور کہا کہ اگر تم ان پیغمبر کا زمانہ پاؤ تو خود ورنہ تمہاری اولاد میں جو شخص ان کا معاصر ہو اس نامہ کو ان تک پہونچا دے۔ ابوایوب رض اسی سردار کی اولاد میں تھے، اور انصار کا سلسلہ نسب بقیہ علماء سے ملتا تھا، کہتے ہیں۔ کہ یہ نامہ ابوایوب کے پاس تھا، جب آنحضرت صلعم انکے مکان میں مقیم ہوئے تو انہوں نے خدمت اقدس میں پیش کیا!

سید سمہودی نے وفاء الوفا تاریخ دار المصطفےٰ میں لکھا ہے!

غریب غریب والمعروف فی امر الانصار انهم من اولاد العرب لیس فی نسبهم احد من بنی اسرائیل۔	یہ نہایت غریب روایت ہے۔ انصار کے متعلق مشہور یہ ہے۔ کہ وہ عرب کی اولاد ہیں۔ ان کے نسب میں کوئی بنو اسرائیل نہیں!

صحیح اور مشہور قول یہی ہے اور ابن اسحاق کی روایت یہود کی منگھڑت

معلوم ہوتی ہے[۱]

(۲) حضرت ابو ایوبؓ اور کتب رجال

علامہ ابو السعادات محمد بن عبد الکریم بن الاثیر نے جامع الاصول فی احادیث الرسول میں لکھا ہے۔ خالدؓ بن زید بن کلیب نجاری انصاری الخزرجی نے عقبۂ ثانیہ اور تمام مشاہد

---

[۱] بعض روایتوں میں لکھا ہے کہ علماء کے سردار کا نام شامول تھا۔ اور مدینہ اُسی کا آباد کیا ہوا ہے لیکن یہ قطعاً یہودی نام ہے، اور اسکی تغلیط کر دی گئی ہے؛

ایک سوال یہ ہے کہ یہ تبع کون تھا؟ ابن اسحاق نے سیرت میں اسعد ابو کرب اسکا نام لکھا ہے اور اپنی دوسری تصنیف کتاب المبتدا میں تصریح کی ہے کہ رسول اللہ ؐ سے ایک ہزار سال قبل گذرا؛ پہلے فقرے پر تمام مورخین متفق ہیں، لیکن فقرۂ ثانی تحقیق طلب ہے، کیونکہ ابو کرب کا زمانہ ۲۰۰ء لغایت ۲۳۶ء ہے، اور آنحضرت ؐ کی ولادت سے ڈیڑھ سو سال قبل گذرا ہے۔

تبع کے متعلق صحیح خبر یہ ہے کہ ۷۰۰ سال قبل ہجرت اوس و خزرج سے مقابلہ کرنے کے لئے یثرب آیا تھا، یہاں سے مکہ گیا اور انہدام کعبہ کا قصد کیا۔ مگر احبار یہود جو اسکے ساتھ تھے مانع آئے اور انکے کہنے سے اُسنے اسلام قبول کیا اور کعبہ کو غلاف پہنایا، کہتے ہیں کہ غلاف کعبہ اسی کی ایجاد ہے۔ اسکے متعلق تبع کے چند فخریہ اشعار بھی ہیں جو الرحلۃ الحجازیہ میں مذکور ہیں، پہلا شعر یہ ہے۔

وردا الملک تبع و بنو کم　　　وراثوہم حبل و دم و المجد

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) تبع، اوس و خزرج سے لڑنے آیا تھا۔ ابن عساکر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور لکھا ہے کہ اسکے ساتھ ۲ لاکھ ۴۳ ہزار سوار و پیادے تھے، (ہمکو اس تعداد سے اتفاق نہیں) (۲) احبار اسکے ساتھ تھے اور جب وہ مکہ گیا تو وہ بھی چلے گئے تھے۔ انکا مدینہ میں مقیم ہونا ثابت نہیں؛

[۲] طبقات ابن سعد میں ہے کہ موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحاق، ابی معشر اور محمد بن عمر (واقدی) کی روایات کے مطابق ابو ایوبؓ نے ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں شرکت کی، (ص ۴۹)

میں شرکت کی اور قسطنطنیہ میں شہید ہوئے۔

شمس الائمہ کرمانی نے دراری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے: ابو ایوب رضؓ خالد بن زید بن کلیب خزرجی انصاری صحابی جلیل نے عقبہ، بدر[۱] اور تمام مشاہد کا نظارہ کیا، اور جب آنحضرت صلعم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو ان کے مکان میں مقیم ہوئے اور جب تک آپ کے حجرے اور مسجد تعمیر نہیں ہوئی، انہی کے ہاں رہے، وہ ان صحابہ میں ہیں جن کی کنیت نام پر غالب آگئی ہے۔

ابو عبداللہ محمد ذہبی کی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں ہے۔ خالد ابو ایوب رضؓ انصاری نے بدر اور عقبہ کو مشاہدہ کیا، اور جب آنحضرت صلعم مدینہ تشریف لائے تو ایک ماہ تک ان کے مکان میں اقامت فرمائی بعض لوگوں نے سات ماہ کہا ہے۔ وہ نجبائے صحابہ اور ارباب تاویل میں تھے۔

ابن حجر نے اصابہ میں نقل کیا ہے۔ ابو ایوب رضؓ خالد بن زید انصاری نے عقبہ، بدر، احد، خندق، اور تمام مشاہد کو دیکھا، اور آنحضرت صلعم ہجرت کے بعد بنو عمرو بن عوف کے محلہ سے نکل کر ان کے مکان میں مقیم ہوئے اور جب مسجد نبوی اور مکانات بن گئے اسوقت اپنے مکان میں منتقل ہوگئے آنحضرت صلعم نے ان میں اور مصعب رضؓ بن عمیر میں مواخاۃ کی[۲] اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

---

[۱] محمد بن عمر (واقدی) کے نزدیک قبیلہ خزرج میں سے جن لوگوں نے بدر میں شرکت کی تھی انکی تعداد (۱۷۵) ہے: اور ابن اسحاق نے (۱۷۰) کی تصریح کی ہے، (طبقات ص ۱۳۴) ان میں بنو نجار میں سے ابو ایوب رضؓ بھی تھے، جنہوں نے بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ شرکت کی (طبقات ص ۴۹)

[۲] یہ محمد ابن اسحاق اور محمد بن عمر کی روایت ہے (طبقات ص ۴۹) بعض روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے ابتداءً حضرت بلال رضؓ اور حضرت ابو ایوب رضؓ میں مواخاۃ کرنا چاہی تھی: لیکن پھر مصعب رضؓ اور ابو ایوب رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ اور ام ایوب رضؓ میں مواخاۃ قائم کی عورتوں کے درمیان مواخات کا تذکرہ اسی روایت میں دیکھا ہے اور روایتوں میں اسکا ذکر نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائیوں میں شریک تھے؟ شعبہ نے حکم سے دریافت کیا کیا ابو ایوب رضؓ صفین میں شریک تھے؟ بولے نہیں لیکن نہروان میں شریک تھے[1] بعض کا خیال ہے کہ وہ صفین میں بھی حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ انہوں نے جمل اور صفین میں حضرت علی رضؓ کے ساتھ شرکت کی تھی، اور جنگ نہروان میں وہ مقدمہ کے افسر تھے ابن سیرین سے روایت ہے کہ ابو ایوب رضؓ نے آنحضرت کے ساتھ بدر میں شرکت کی پھر کسی غزوہ میں حاضر نہیں رہے اور جب امیر معاویہ رضؓ نے یزید کو غزوہ قسطنطنیہ میں لشکر کا امیر بنایا تو حضرت ابو ایوب رضؓ نے فرمایا میرا کیا حرج ہے اگر مجھ پر ایک نوجوان امیر بنایا گیا ہے؟[2] قرۃ بن خالد نے یزید مدنی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ایوب رضؓ کہتے تھے، خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ انفروا خفافاً وثقالاً (ہلکے ہو یا بھاری جہاد کے لئے نکلو) اور میں یا ہلکا ہوں گا یا بھاری[3] (مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر حال میں فرض ہے)

فریدۂ ثانیہ

(۱) خصوصیات

وہ خصوصیت عظمیٰ اور وہ منصب رفیع جو خداوند تعالیٰ نے انکو خاص طور پر عطا فرمایا؛

[1] طبقات میں یہ روایت بہ تغیر الفاظ مروی ہے، اس میں یوں ہے کہ شعبہ نے حکم سے پوچھا کہ حضرت علی رضؓ کی لڑائیوں میں سے ابو ایوب رضؓ نے کن کن میں شرکت کی؟ بولے حروراء میں، (ص ۴۹)

[2] اصل روایت یوں ہے کہ ابو ایوب رضؓ نے بدر میں شرکت کی پھر مسلمانوں کے ایک غزوہ میں پیچھے رہ جانے تو دوسرے میں شریک ہوتے تھے مگر ایک سال جب لشکر کا امیر ایک نوجوان شخص بنایا گیا تو اس سال غزوہ میں شریک نہیں ہوئے جس کا بعد میں انکو نہایت افسوس ہوا، چنانچہ فرماتے تھے ما علی من استعمل علیّ! (یہ فقرہ سو بار منقول ہے) مجھ کو اس میں بحث نہیں کہ مجھ پر کون عامل بنایا گیا ہے، (طبقات ص ۴۹)

[3] یہ روایت طبقات میں اسمٰعیل بن ابراہیم اسدی عن ایوب عن محمد سے مروی ہے، (ص ۵۰)

یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم انکے کاشانہ میں رونق افروز ہوتے ۔

آنحضرت ؐ نے انصار سے لیلۃ العقبہ میں ہجرت کا وعدہ فرمایا تھا جب کفار قریش نے مسلمانوں کو اذیت دینا شروع کی۔ تو آپ نے فرمایا میں نے تمہارا دار الہجرۃ دو سنگستانوں کے درمیان دیکھا ہے جسمیں کھجور کے درخت ہیں غرض صحابہ نے ہجرت شروع کی اور آپ مکہ میں مقیم رہے۔ جب آپ کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رض کے ہمراہ خفیہ مکہ سے روانہ ہوئے، حضرت ابوایوب رض اور مسلمانان مدینہ کو آپ کے مکہ چھوڑنے کی اطلاع پہلے سے ہو چکی تھی، یہ لوگ تڑکے اٹھ کر ہر روز حرہ کی طرف نکل جاتے۔ اور آپ کا انتظار کرتے، جب دھوپ تیز ہو جاتی تو واپس آتے تھے۔ ایک روز انتظار کر کے لوٹ رہے تھے کہ ایک یہودی نے جو کسی ضرورت سے اپنی گڑھی کی چھت پر چڑھا تھا آنحضرت ؐ کو آتے دیکھ لیا اور ان لوگوں کو آواز دی کہ اے گروہ عرب! تم جسکا انتظار کرتے تھے وہ آگیا اس آواز کا کانوں میں پڑنا تھا کہ لوگ ہتھیار سج سج کر گھروں سے نکلے؛ اور دوڑ کر حرہ کے قریب رسول اللہ ؐ سے جا ملے، آپ داہنے طرف مڑ کر بنو عمرو بن عوف میں قیام پذیر ہوئے یہ دوشنبہ کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔

آنحضرت ؐ خاموش بیٹھ گئے، جن لوگوں نے رسول اللہ ؐ کو پہلے نہیں دیکھا تھا۔ وہ حضرت ابوبکر رض کو آپ کے دھوکے سے سلام کرتے، جب آپ پر دھوپ پڑی تو حضرت ابوبکر رض چادر تان کر کھڑے ہو گئے؛ اسوقت تمام لوگوں نے آنحضرت ؐ کو پہچانا؛ اور تحیت وسلام میں مصروف ہوتے؛

آپ بنو عمرو بن عوف میں چند روز مقیم رہے۔ اور وہاں ایک مسجد تعمیر فرمائی جسکی بنیاد تقوی پر رکھی گئی تھی آپ نے اور صحابہ نے اسمیں نماز ادا فرمائی؛ موسی بن عقبہ نے مجمع بن یزید بن جاریہ رض سے روایت کی ہے کہ آپ بنو عمرو بن عوف میں ۲۲ روز مقیم رہے۔
اسکے بعد بنو نجار کے پاس کہلا بھیجا۔ جو آپ کے دادا عبدالمطلب کے ننہیال

رشتہ دار تھے۔ وہ لوگ ہتھیار سج سج کر آئے اور کہا ۔ دکیا آمنین مطمئنین مطاعین آپ دونوں صاحب سوار ہوں امن میں رہیں گے اطمینان میسر ہوگا! اطاعت کیجائیگی۔ آپ سوار ہوئے، ساتھ ساتھ مہاجرین اور انصار کا مجمع تھا، جو متانت ووقار کا پیکر مجسم تھا،

سالم بن عوف کے محلہ میں پہنچے! تو جمعہ کی نماز کا وقت آگیا، سواری سے اُتر کر بطن وادی کی مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ یہ پہلا جمعہ تھا جو مدینہ میں پڑھا گیا۔

نماز پڑھکر پھر روانہ ہوئے، راستہ میں عباس بن عبادہ رض اور عتبان بن مالک رض سرداران بنی سالم آئے اور عرض کی ہمارے ہاں قیام فرمایئے مال ودولت ہے، قوت ہے کثرت تعداد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ناقہ کو چھوڑ دو، وہ مامور ہے۔ وہاں سے بنو بیاضہ کے محلہ میں پہونچے تو زیاد بن لبید رض فروۃ بن عمرو رض وغیرہ سامنے آئے۔ اور قیام فرمانے کے خواستگار ہوئے، آپ نے پھر وہی جملہ ارشاد فرمایا۔

بنو ساعدہ، بنو حارث بن خزرج، اور بنو عدی بن النجار (عبد المطلب کا ننہال) کے محلوں سے گذرتے ہوئے حضرت ابوایوب انصاری رض کے مکان پر تشریف لائے جو مسجد نبوی کے قریب واقع تھا۔ اونٹنی وہیں بیٹھ گئی۔ اور آپ اُتر پڑے۔ حضرت ابوایوب رض نے کجاوہ اتار کر اپنے مکان میں بھیجدیا۔ اور آپ کو اندر لے گئے، آپ نے مسجد اور بیویوں کے حجرے بننے تک انکے مکان میں قیام فرمایا۔

ایک روایت میں حضرت انس رض سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ناقہ کو چھوڑ دو، وہ مامور ہے چنانچہ وہ باب ابی ایوب رض پر بیٹھ گئی۔

بعض کے نزدیک ہے کہ ناقہ پہلے بیٹھی تو چند آدمی آئے اور کہا یارسول اللہ یہ مکان ہے۔ آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو، وہ اٹھی، اور دوبارہ اس جگہ بیٹھی۔ جہاں اسوقت مسجد نبوی کا منبر ہے، آنحضرت ؐ اتر آئے اور ابوایوب رض نے آکر کہا میرا مکان سب سے قریب ہے آپ اجازت دیں تو کجاوہ اتارلوں، انہوں نے کجاوہ اتارا اور ناقہ کو گھر میں لے گئے۔

واقدی کا قول ہے کہ ناقہ کو اسعد بن زرارہ رضہ لے گئے۔

حدادی نے عیون میں لکھا ہے کہ جب آپ نے ہجرت کی تو مدینہ کے رؤسا چاہتے تھے کہ آپ انکے مکانات میں قیام فرمائیں، اور ابو ایوب رضہ تنگدست آدمی تھے، خدا نے انکی تواضع اور پستی پر نظر کی، اور انکو تمام اہل مدینہ پر فوقیت دی، جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو رؤسا نے آکر ناقہ کی مہار پکڑی اور ہر شخص خواستگار ہوا کہ آپ اسکے ہاں قیام فرمائیں، آپ نے فرمایا مہار چھوڑ دو، وہ مامور ہے، ناقہ آگے بڑھتی چلی جاتی تھی اور لوگ پیچھے پیچھے تھے جب باب ابی ایوب رضہ پر پہونچے، تو بیٹھ گئی، لوگوں نے ہر چند اٹھانا چاہا لیکن نہیں اٹھی۔ آپ اتر پڑے۔ اور ابو ایوب کے مکان میں نیچے کے حصہ میں اقامت فرمائی جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا اے ابو ایوب! کیا حال ہے؟ عرض کی اس بندہ کا کیا حال پوچھتے ہیں جسکے نیچے رسول اللہ ص ہیں اور اوپر خدا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ص ابو ایوب رضہ کے مکان میں نیچے کے حصہ میں ٹھہرے اور ابو ایوب رضہ اوپر تھے۔ ایک مرتبہ وہ رات کو بیدار ہوئے تو کہا کہ ہم رسول اللہ ص کے اوپر

ف یہ خیال صحیح نہیں، اہل مدینہ کا تمول مال و دولت سے وابستہ نہ تھا، بلکہ نخلستان اور زمین پر انکی امارت موقوف تھی، اور یہ معلوم ہے کہ حضرت ابو ایوب رضہ کے پاس نخلستان تھے، اسکے علاوہ جیسا کہ مسلم میں مذکور ہے ان کا مکان دو منزلہ تھا معمولی حالت کے لوگ دو منزلہ مکانات میں نہیں رہتے آنحضرت صلعم کو، ماہ تک اپنے ہاں مہمان رکھنا اور بعد میں بھی ہدایا اور تحائف بھیجتے رہنا بجائے خود حدادی کے خیال کی تردید کے لئے کافی ہے۔

اس سلسلہ میں ملا کاشفی نے جو یہ لکھا ہے کہ حضرت ابو ایوب رضہ کا پیشہ نساجی (جامہ بافی) تھا، یہ بالکل غلط ہے، اسکے متعلق کوئی مستند روایت نہیں پیش کیجا سکتی، گرمی محفل کے لئے ضعیف روایتیں نقل کر دینا اور بات ہے اور مستند ماخذوں کو مدار قرار دینا اور بات!

چلتے ہیں! ادب کی وجہ سے ایک گوشہ میں چھپ کر آنکھوں میں رات کاٹ دی، صبح کو آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میں اوپر نہیں رہنا چاہتا، آپؐ نے ارشاد فرمایا میرے لئے نیچے کا حصہ زیادہ مناسب ہے زائرین کی آسانی اسی میں تھی لیکن ابو ایوب رضؓ نے اصرار کیا کہ جس چھت کے نیچے آپ ہوں، میں اس پہ نہیں رہوں گا۔ آپ اوپر چلے گئے! اور ابو ایوب نیچے اتر آئے

ابن حجر نے ابو ایوب رضؓ کے نیچے اترنے کا ایک اور سبب بیان کیا ہے! خود ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ ہمارے مکان میں نیچے کے حصہ میں مقیم تھے! اور میں اوپر تھا، اتفاق سے چھت پہ پانی کا برتن ٹوٹ گیا، اس خوف سے کہ پانی نیچے نہ جائے میں نے اور ام ایوبؓ نے اسپر اوڑھنے کی چادر ڈالدی اور وہ جذب ہو کر رہ گیا! اس چادر کے سوا اور کوئی چادر ہمارے پاس نہ تھی میں ڈرتے ڈرتے آنحضرتؐ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ آپ کا نیچے رہنا مناسب نہیں، آپ اوپر قیام فرمائیں آپؐ نے درخواست قبول فرمائی اور سامان جو بہت کم تھا، اوپر پہونچا دیا گیا!

آنحضرتؐ نے خانۂ ابو ایوب رضؓ میں کتنے عرصہ تک قیام فرمایا! اسمیں لوگوں کا اختلاف ہے، عیون الاثر میں ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ سات ماہ تک آپ مقیم رہے شمس الدین کرمانی نے شرح بخاری میں ایک ماہ میعاد بتائی ہے، سناوی نے شرح الفیہ عراقی میں تصریح کی ہے کہ آپ ربیع الاول سے آئندہ صفر تک (ایک سال) قیام پذیر رہے! اور مسجد و مکانات کی تعمیر اس عرصہ میں جاری رہی،

شیخ طٰہٰ جبرینی نے اسماء اہل بدر کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ مکان جسمیں رسول اللہؐ

لہ۔ خانہ ابو ایوبؓ یہ مبارک مکان رسول اللہ صلعم کا ۷ ماہ تک مسکن رہا ہے (ابن سعد) کہتے ہیں کہ مسکا بانی تبع اسعد ابو کرب تھا جسنے اسلام لاکر ایک خط لکھا تھا (یہ خط اوپر درج ہو چکا ہے) یہ دونوں چیزیں ابو ایوبؓ انصاری کے قبضہ میں تھیں، خط کو انہوں نے ابو لیلےٰ کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کی خدمت میں بھجوایا تھا!

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ پر)

نے قیام فرمایا تھا۔ وہی مکان تھا جسکو تبع نے مدینہ سے گذرتے وقت تعمیر کرایا تھا۔ شیخ موصوف نے علماء کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں لکھا کہ وہ بنو اسرائیل سے تھے، ممکن ہے کہ قحطانی علماء رہے ہوں۔ غرض یہ مکان نسلاً بعد نسلٍ لوگوں کی ملکیت میں رہ کر حضرت ابوایوب رضؓ کے قبضہ میں آیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑی خدا کی بخشش ہے جس نے حضرت ابوایوب رضؓ کی منقبت کا پایہ بلند کر دیا ہے، چونکہ رسول اللہ صلعم کو ان سے خاص تعلقات تھے اور آپ ان کو محبوب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱)

اسکو زرقانی اور شیخ طٰہٰ جبریتی نے مفصل لکھا ہے کہ

مکان مذکور ایک عرصہ تک ابوایوب رضؓ کے خاندان میں چلا آتا تھا، جب ابوایوب رضؓ نے شام میں سکونت اختیار کی تو خالد بن ابی ایوب رضؓ اسپر قابض ہوئے۔ خالد کے بعد افلح غلام ابی ایوب رضؓ کے پاس تھا، جب منہدم ہوا تو مغیرہ ابن عبدالرحمان بن حارث نے ہزار معاوضہ دیکر افلح سے خرید کیا، اور مدینہ کے بعض محتاج خاندانوں پر صدقہ کر دیا۔ عرصہ کے بعد پھر فروخت کیا گیا، اور اسکو الملک المظفر شہاب الدین ایوبی نے خرید کرکے مذاہب اربعہ کا مدرسہ قرار دیا اور شہابیہ نام رکھا، اسنے مدرسہ پر متعدد وقف کئے۔ چنانچہ مدابیہ میں بلیکی کا نخلستان وغیرہ اور دمشق میں کچھ جایداد اسپر وقف تھی، اسنے کتب خانہ کیلئے نہایت نفیس کتابیں عطا کی تھیں جو بعد میں متفرق ہو کر برباد ہو گئیں، سید سمہودی نے خلاصۃ الوفا میں اسکی پوری تشریح کی ہے۔

موجودہ زمانہ میں جس مکان میں شیخ الحرم رہتے ہیں اسکے قریب ابوایوب رضؓ کا مکان ہے۔ مدینہ کے مشرقی حصہ میں جو محلہ آباد ہے حارۃ الاغوات کہلاتا ہے اسی میں مسجد نبوی اور مزار مبارک واقع ہے۔ مزار سے جانب مشرق ایک سڑک ہے اسکے دوسری طرف ابوایوب رضؓ کا مکان واقع ہے جسکا دروازہ لب سڑک ہے۔ مکان شمال کی جانب بہ نسبت جنوب کے زیادہ وسیع ہے۔ اسیطرف حضرت عثمان رضؓ کا مکان ہے جسمیں عموماً شیخ الحرم قیام پذیر رہتے ہیں، اسکو خانۂ ابوایوب رضؓ سے ایک گلی علیحدہ کرتی ہے۔ دیکھو الرحلۃ الحجازیہ مصنفہ محمد لبیب بک بتنونی۔ ص ۲۴۳

رکھتے تھے؛ اسلئے ہر مسلمان پر انکی محبت واجب ہے، اسی بنا پر تمام صحابہ اور اہل بیت انکی عظمت کرتے تھے؛ ابن حجر نے اصابہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوایوب رض عبد اللہ بن عباس رض کے پاس بصرہ آئے، اس زمانہ میں ابن عباس رض بصرہ کے امیر تھے، انہوں نے حضرت ابوایوب رض سے کہا کہ میں آپکے لئے اپنے گھر کا تمام سامان نکالوں گا؛ جسطرح آپنے رسول اللہ صلعم کے لئے اپنا سامان نکالا تھا؛ پھر گھر کا تمام ساز و سامان ۲۰ ہزار نقد اور چالیس غلام دیئے؛

حضرت علی رض جب عراق روانہ ہوئے تو تمام صحابہ میں سے انہوں نے مدینہ کی امارت کے لئے حضرت ابوایوب رض کو منتخب کیا؛ اور وہ خوارج کی جنگ تک مدینہ کے امیر رہے؛

(۲) اخلاق و مناقب

حضرت ابوایوب رض کے فضایل کا ایک جلی عنوان اتباع سنت ہے، صحیح مسلم میں ہے کہ جب رسول اللہ صلعم انکے مکان میں مقیم تھے؛ وہ آپ کے لئے کھانا بھیجتے جب واپس آتا تو یہ دیکھتے کہ آپ کی انگلیوں کا نشان کہاں ہے جہاں نشان پڑا ہوتا وہیں تبرکاً خود بھی انگلیاں ڈالتے۔ ایک روز کھانے میں لہسن پڑا تھا؛ آپکے سامنے گیا تو نوش نہیں فرمایا، حضرت ابوایوب رض گھبرا کر خدمت اقدس میں گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے ارشاد ہوا نہیں، ایک روایت میں ہے فرشتہ کی وجہ سے مکروہ سمجھتا ہوں حضرت ابوایوب رض نے کہا جس چیز کو آپ مکروہ سمجھتے ہیں میں بھی مکروہ سمجھتا ہوں؛!

حب رسول پر واقعہ ذیل شاہد ہے۔ طبرانی اور ابن حبان نے حضرت ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رض دوپہر کو مسجد نبوی میں آئے؛ حضرت عمر رض نے سنا تو وہ بھی پہونچے، اور پوچھا اس وقت کیسے آئے؟ حضرت ابوبکر رض نے جواب دیا۔

بھوک کی تکلیف ہے۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا۔ خدا کی قسم! میں بھی اسی لئے نکلا ہوں۔ کچھ دیر میں حضور سرورِ کائنات صلعم تشریف لے آئے اور ہوئے۔ آپ کو بھی تکلیف تھی تینوں بزرگ تھکر ابو ایوب انصاری رضؓ کے دروازہ پر پہونچے۔ ابو ایوب رضؓ کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلعم کے لئے کھانا یا دودھ جو کچھ ہوتا رکھ چھوڑتے تھے۔ اُس روز آپ کو دیر ہو گئی تھی۔ اسلئے انہوں نے بال بچوں کو کھلا دیا تھا۔ اور خود نخلستان میں چلے گئے تھے۔ یہ بزرگ دروازہ پر پہونچے تو ابو ایوب رضؓ کی بیوی آئیں اور کہا مرحبا! آنحضرت صلعم نے دریافت کیا ابو ایوب رضؓ کہاں ہیں؟ انہوں نے سنا تو دوڑے آئے اور کہا مرحبا! آج آپ کو دیر ہو گئی۔ ارشاد ہوا ہاں تم نے سچ کہا۔ ابو ایوب رضؓ باغ میں گئے اور ایک خوشہ جس میں ہر قسم کے چھوہارے تھے لاکر سامنے رکھ دیا۔ اسکے بعد بکری کا بچہ ذبح کیا اور خود پکایا۔ اپنی بیوی سے کہا تم روٹی پکاؤ۔ کیونکہ تم زیادہ ماہر ہو۔ کھانا تیار ہوا تو آنحضرت صلعم کے سامنے رکھا گیا۔ گوشت نصف بھنا ہوا اور نصف پکا ہوا تھا۔ آپ نے روٹی پر کچھ تھوڑا سا گوشت رکھ کر ابو ایوب رضؓ کو دیا کہ فاطمہ رضؓ کو دے آئیں اور فرمایا انہوں نے بہت دنوں سے گوشت نہیں کھایا ہے۔ ابو ایوب رضؓ نے یہ خدمت انجام دی۔ جب سب صاحبان کھا پی کر سیر ہو چکے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا روٹی ہے۔ گوشت ہے۔ مختلف قسم کے چھوہارے ہیں۔ اور آپکی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جسکے متعلق قیامت میں سوال ہوگا۔ یہ جملے صحابہ کو شاق گذرے۔ آپ نے فرمایا کہ کھانے سے بسم اللہ اور فارغ ہو کر الحمد للہ الذی ھو اشبعنا و انعم علینا و افضل کہہ لیا کرو تو یہ کافی ہوگا۔ چلتے وقت ابو ایوب رضؓ سے فرمایا کل میرے پاس آنا۔ اور آپکی یہ عادت شریفہ تھی کہ جو کوئی آپکے ساتھ سلوک کرتا آپ اسکی مکافات فرماتے۔ ابو ایوب رضؓ نے آپکے الفاظ نہیں سنے تو حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ آپ کو رسول اللہ صلعم کل بلا رہے ہیں۔

دوسرے روز ابوایوبؓ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی کنیز انکے حوالہ کی اور فرمایا اس سے اچھا سلوک کرنا، ہم نے اسکے ساتھ برابر عمدہ سلوک کیا ہے، ابوایوبؓ اسکو گھر لائے اور کہا کہ رسول اللہ کی وصیت پر عمل کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسکو آزاد کر دیا جائے، اور فوراً آزاد کر دیا۔

طبرانی نے کبیر میں حضرت ابوایوبؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم اور ابوبکرؓ کے لئے کھانا پکایا، جو انہی دونوں کے لئے کافی ہو سکتا تھا، میں اسکو لیکر آیا تو رسول اللہ نے فرمایا، جاؤ اور ۳۰ انصار کو بلا لاؤ، مجھ پر یہ بات گراں گذری اور جی میں کہا میرے پاس تو اور کچھ نہیں کیا حشر ہوگا؟ میں نے ٹالنا چاہا، لیکن جب آپ نے دوبارہ وہی فقرہ ارشاد فرمایا تو جاکر ۳۰ انصاریوں کو بلا لایا، وہ لوگ آئے کھانا کھایا، آپ کی رسالت کی گواہی دی اور بیعت کر کے واپس ہو گئے۔ انکے بعد ۶۰ انصار کے بلانے کا حکم ہوا، اب میں بلانے میں زیادہ فیاض ہو گیا تھا، وہ لوگ بھی اقرار رسالت اور بیعت کے بعد واپس ہوتے؛ پھر ۹۰ انصار کو طلب فرمایا؛ اور وہ بھی سیر ہو کر واپس گئے غرض میرے اُس کھانے کو ۱۸۰ انصاریوں نے کھایا۔

امتثال امر یعنے احکام نبوی کی پیروی میں بھی ان کو خاص درجہ حاصل تھا، اوپر گذر چکا ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے انکو کنیز عطا کر کے حسن سلوک کا حکم دیا، تو انہوں نے اسکی بہترین صورت یہ قرار دی کہ اسکو آزاد کر دیا۔

رسول اللہ نے حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا۔

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ — خداوندا جو اُن (علیؓ) کو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ، اور جو اُن سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔ حضرت ابوایوبؓ نے اس حدیث کیوجہ سے حضرت علیؓ کا ساتھ نہیں چھوڑا، اور جنگ خوارج میں انکے ساتھ شرکت کی حضرت علیؓ نے اس جنگ میں ان کو سواروں کا سپہ سالار

بنایا، اور جب خوارج نے شکست کھائی تو امان کا علم سپرد کیا، حضرت ابوایوب رضؓ نے
امیر خوارج زید بن حصین الطائی کو تہ تیغ کیا،

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر واقعات ذیل شاہد ہیں، مروان بن حکم نے جو مدینہ
منورہ کا والی تھا جب نماز کے اوقات میں تبدیلی کی اور نماز دیر کر کے پڑھنا شروع کی۔ تو
حضرت ابوایوب رضؓ نے فرمایا اگر تم نماز کی تقدیم وتاخیر میں رسول اللہ صلعم کی مخالفت
کرو گے تو ہم تمہاری مخالفت کریں گے، اور، اگر رسول اللہ صلعم کی موافقت پیش نظر رکھو گے
تو ہم بھی تمہارے موافق رہیں گے،

سالم بن عبداللہ انصاری نے انکو ولیمہ میں مدعو کیا، مکان پر تشریف لے گئے۔ تو
دیکھا کہ پردوں سے آراستہ ہے سالم کو سخت ملامت کی، مکان کے اندر داخل نہیں ہوئے
اور واپس چلے آئے،

حضرت ابوایوب رضؓ ہمیشہ جہاد کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں غزوۂ بدر
سے لیکر جس قدر لڑائیاں پیش آئیں، سب میں شریک تھے، خلفائے راشدین کے عہد
میں رومیوں سے جہاد کرتے رہے۔ اور اسکے متعلق کبھی کوئی حیلہ شرعی نہیں پیدا کیا،
خداوند تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے، انفروا خفافا وثقالاً حضرت
ابوایوب رضؓ کہا کرتے تھے کہ اس آیت کے بعد اب جہاد ترک کرنے کی گنجایش کہاں
باقی ہے؟ اور میں یا ہلکا ہوں یا بھاری،

ان کا سب سے آخری غزوہ وہ تھا جسکا امیر یزید بن معاویہ رضؓ تھا، حضرت ابوایوب رضؓ
فرماتے تھے میرا کیا حرج ہے اگر امیر نوجوان ہے! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو جہاد
میں ریاست یا امارت مطلوب نہ تھی، بلکہ صرف رضائے الٰہی کو مدنظر رکھتے تھے۔ ورنہ ایک
نوجوان کی ماتحتی سے انکار کرتے،

یہ حملہ قسطنطنیہ پر ہوا تھا جسمیں حضرت ابوایوب رضؓ نے شہادت کا شرف حاصل کیا،

ادبِ رسول کی یہ لائق تقلید نظیر تھی۔ کہ جب بالاخانے پر سے پانی کا برتن ٹوٹا۔ تو لحاف سے خشک کر دیا۔ کہ پانی کا کوئی قطرہ نیچے نہ گرنے پائے۔ اور پھر باصرار آپ کو اوپر لے گئے؛

تواضع و انکسار کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی مسجد میں امامت کی، دل میں خیال آیا کہ وہ سب سے افضل ہیں، اسوقت سے امامت کرنا چھوڑ دی؛ اور قسم کھالی؛

ایک قصہ گو کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عالم ارواح میں بندوں کے اعمال انکے مردہ اعزاء کے سامنے پیش ہوتے ہیں، تو فرمایا؛

یا خجلتی من عبادة بن الصامت وسعد ابن عبادة لما احدثت بعد هم	عبادہ بن صامت رض اور سعد رض بن عبادہ کے بعد میں نے بہت کچھ کیا ہے میں انکو کیونکر منہ دکھلاؤں گا؛

حضرت ابو ایوب رض مشہور شہسوار اور بہادر تھے، اور تمام فتوحات میں علمبردار رہتے تھے[1] جنگ نہروان میں حضرت علی رض نے ان کو سواروں کا سپہ سالار بنایا؛ اور امان کا علم عطا کیا؛[2]

---

[1] تمام لشکروں میں علمبرداری تو ممکن ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ عہد نبوت کی علمبرداری کس روایت سے ثابت ہے جامع ایوب رض میں ایک نشان اسوقت بھی موجود ہے جس سے علمبرداری کیطرف اشارہ ہے؛ ابراہیم آفندی طبیب اول عساکر شاہی بیروت نے مصباح الساری ونزہتہ القاری صفحہ ۱۱۶ میں لکھا ہے۔ وقیل ان حضرت ایوب الذی ینسب الیہ ھذا الجامع کان یحمل سنجق الرسول وھو من الصحابة؛ یعنے بعض کا خیال ہے کہ حضرت ایوب جنکی طرف یہ جامع مسجد منسوب ہے آنحضرت صلعم کے علمبردار تھے، اور صحابی تھے؛

[2] حضرت علی رض کے زمانہ خلافت میں تین لڑائیاں ہوئیں؛ جنگ جمل جو ۳۶ھ میں حضرت

انکی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جب انہوں نے آنحضرتؐ کی ریش مبارک سے اذیت کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷)

عائشہ رضؓ طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ سے ہوئی، جنگ صفین جو ۳۷ھ میں امیر معاویہ رضؓ سے پیش آئی اور جنگ نہروان یا خوارج یا حروراء جو جنگ صفین کے بعد وقوع پذیر ہوئی حضرت ابوایوب رضؓ پہلی جنگ میں شریک نہیں ہوئے مورخین میں اختلاف ہے کہ اس جنگ میں جو بدری صحابہ شریک ہوئے تھے انکی تعداد کیا تھی، اکثروں نے ۸۰ لکھی ہے اور شعبی نے اسی بنا پر حضرت ابوایوبؓ کی شرکت میں شک کیا ہے چنانچہ ان کا مشہور قول ہے کہ ابوایوب رضؓ کو ام سلمہ رضؓ نے علی رضؓ کے پاس بھیجا تھا، خدا معلوم گئے تھے یا نہیں؟ لیکن طبری میں یہ تصریح موجود ہے کہ ابوایوبؓ جب علی رضؓ کے پاس پہنچے ہیں اس وقت لڑائی ختم ہو چکی تھی اور وہ نہروان میں تھے، (ص ۱۶۵)

دوسری لڑائی صفین ہے، اس میں بھی وہ شریک نہیں ہوئے، محمد بن اسحاق شرکت کے قائل ہیں، اور علامہ ابن اثیر نے بھی اسی کی تائید کی ہے (کامل ص ۲۳۱ ج ۳) لیکن محدثین نے جن کو اس قسم کی بحثوں کے طے کرنے کا سب سے زیادہ حق حاصل ہے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے، طبقات میں ہے کہ شعبہ نے حکم سے پوچھا کہ علی رضؓ کی لڑائیوں میں سے ابوایوب رضؓ نے کن کن میں شرکت کی؟ انہوں نے جواب دیا حروراء میں (ص ۴۹) استیعاب میں بھی روایت اس طرح منقول ہے کہ شعبہ نے حکم سے دریافت کیا کہ کیا ابوایوب صفین میں شریک ہوئے تھے؟ بولے نہیں مگر نہروان میں شریک تھے، جلال الدین سیوطی نے الآلی المنثورہ میں تصریح کی ہے کہ ابوایوب رضؓ صفین میں موجود نہ تھے،

تیسری جنگ یعنی نہروان میں بالاتفاق انکی شرکت معلوم ہوتی ہے اسلئے ہم اسکو کسی قدر تفصیل سے لکھتے ہیں، حضرت علی رضؓ اور امیر معاویہ رضؓ میں جب تحکیم پر صلح ہو گئی تو ایک جماعت حضرت علی رضؓ کے لشکر سے علیحدہ ہو کر مقابلہ کو کھڑی ہوئی، اور ان سے اعلان جنگ کیا چونکہ یہ لوگ قتل وغارت کے مرتکب تھے حضرت علی رضؓ نے ان پر حملہ کا ارادہ کیا، میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبث بن ربعی کو مقرر کیا، سواروں کا رسالہ حضرت ابوایوب رضؓ انصاری کی رکاب میں دیا، پیادوں کی افسری حضرت

دور کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸)

ابو قتادہ انصاری رض کو سپرد کی۔ مقدمۃ الجیش پر قیس بن سعد بن عبادہ رض کو مامور کیا اور خود قلب میں جاگزین ہوئے۔

صف بندی کے بعد حضرت ابو ایوب انصاری رض آگے بڑھے اور خوارج کے روبرو حسب ذیل تقریر کی۔

عباد اللہ! انا وایاکم علی الحال الاولی التی کنا علیہا لیست بیننا وبینکم فرقۃ فعلام

تقاتلوننا؟ لوگو! ہم اور تم قدیم حالت پر ہیں، باہم کچھ فرق نہیں ہے پھر ہم سے کس بنا پر لڑتے ہو؟

خوارج نے کہا اگر آج ہم آپ کی پیروی کریں گے تو کل آپ ہم پر حکومت جتائیں گے۔ حضرت ابو ایوب رض نے فرمایا۔

فانی انشدکم اللہ ان تعجلوا فتنۃ العام مخافۃ ما یاتی فی المقابل۔

تو میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آیندہ کے پیش آنے والے واقعات کے خوف سے ایک عام فتنہ برپا کرنے

میں عجلت نہ کرو۔ اس تقریر کا خوارج پر اثر پڑا۔ اور وہ خاموش ہو گئے۔

ادھر حضرت علی رض نے امان کا علم حضرت ابو ایوب انصاری رض کو تفویض فرمایا۔ اور پکارا ابو ایوب رض نے

خوارج کو۔ من جاء تحت ھذہ الرایۃ فھو آمن ومن لم یقتل ولم یستعرض ومن

انصرف منکم الی الکوفۃ او الی المدائن وخرج من ھذہ الجماعۃ

فھو آمن لاحاجۃ لنا بعد ان نصیب قتلۃ اخواننا منکم فی سفک دمائکم۔

جو شخص اس علم کے نیچے آجائے اسکو امان ہے جس نے کسی کو قتل نہیں کیا اور نہ تعرض کیا اسکو امان، جو کوفہ یا مدائن چلا گیا

اور اس جماعت سے علیحدہ ہو گیا اسکو امان، ہمکو ضرورت نہیں کہ اپنے بھائیوں کے قاتلوں کو پا کر تمہاری خونریزی

کریں۔ اس آواز کا کانوں میں پڑنا تھا کہ خوارج کی بڑی جماعت فوج سے علیحدہ ہو گئی اور اب ۴ ہزار میں سے

صرف ۱۸۰۰ رہ گئے۔ یہ لوگ لڑنے پر آمادہ تھے۔ اسلئے حضرت ابو ایوب رض نے حملہ کا حکم دیدیا۔ اور زید بن

حصین طائی امیر خوارج کے سینہ پر اس زور سے نیزہ مارا کہ پشت کے پار ہو گیا۔ پھر نہایت جوش میں کہا

ابشر یا عدو اللہ بالنار اے خدا کے دشمن آگ کی بشارت حاصل کر۔ سردار کے قتل

ہونے سے تمام فوج میں ابتری پھیل گئی۔ اور بہت جلد خوارج کا خاتمہ ہو گیا۔

نزع اللہ عنک ما تکرہ | جس چیز کو تم بُرا سمجھتے ہو، خدا اسکو تم سے کھینچ لے؛

دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں؛

مسح اللہ عنک یا ابا ایوب ماتکرہ من الاذی | اے ابوایوب جن اذیتوں کو تم بُرا سمجھتے ہو، خدا انکو تم سے پونچھ ڈالے؛

حضرت ابوایوب رض ہر شخص کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے؛ حضرت عائشہ رض پر جب منافقین نے تہمت لگائی؛ تو ام ایوب رض نے ابوایوب رض سے دریافت کیا۔ کہ لوگ جو کچھ کہ رہے ہیں وہ آپ نے سُنا؟ بولے ہاں، لیکن سب جھوٹ ہے۔ ام ایوب! تم ایسا کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔ کہا تو عائشہ کا درجہ تو تم سے بہت بلند ہے، خداوند تعالیٰ نے جب برارت کی آیتیں نازل فرمائیں۔ تو اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ فرمایا؛

لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون و المومنات بانفسہم خیرًا و قالوا ھذا افک مبین۔ | اور کیوں نہیں جسوقت سنا تم نے اسکو، گمان کیا۔ مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے جی میں اچھا، اور کیوں نہ کہا کہ یہ کھلی ہوئی تہمت ہے!

یہ فخر حضرت ابوایوب رض کے لیے کیا کم ہے کہ خدا نے ان کو مومن کے لقب سے یاد فرمایا![1]

---

[1] حضرت ابوایوب رض کے متعدد فضائل اخلاق مصنف نے چھوڑ دیے ہیں اسلیے ہم ان کو اس مقام پر بیان کرنا چاہتے ہیں؛

حق گوئی کی یہ کتنی بڑی مثال ہے کہ جب حضرت ابوایوب رض ایک غزوہ میں تشریف لائے۔ اور عقبہ بن عامر جہنی رض والی مصر نے نماز مغرب میں دیر کی تو انہوں نے اٹھکر پوچھا عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟ عقبہ نے بعض ضروریات کا حوالہ دیکر معذرت چاہی لیکن حضرت ابوایوب رض نے کہا یہ طرز مستحسن نہیں، لوگ سمجھینگے کہ آپ نے رسول اللہ صلعم کو اسیطرح پڑھتے دیکھا ہوگا، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ص نے مغرب کیوقت عجلت کی تاکید فرمائی ہے (مسند ابن حنبل)

حضرت ابوایوب رضؓ کے آثار خیر میں بعض روایات کے مطابق مسجد نبوی ہے وہ سہل اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰)

ایک بار حضرت ابوایوب رضؓ رسول اللہ صلعم کے مزار مبارک سے لپٹے ہوئے تھے، مروان نے دیکھا تو کہا یہ کیا؟ حضرت ابوایوب رضؓ نے جواب دیا میں نہ اینٹ پاس آیا، اور نہ پتھر پاس، میں تو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے "لا تبکوا علی الدین اذا ولیہ اھلہ ولکن ابکوا علی الدین اذا ولیہ غیر اھلہ۔" دین پر تم اسوقت نہ رو جب اہل اسکے والی ہوں، رونا اسوقت چاہئے جب نا اہل والی بن جائیں۔ شعر

چھاؤں میں ہم جا کے تلواروں کی کہہ آتے تھے حق   غالب آتا تھا نہ ہم پر خوف سلطان و وزیر

اُنکا خیال تھا کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد حضرت ابوایوب رضؓ نے دیکھا کہ کچھ لڑکے حجرہ مبارک کے قریب لونڈی سے کھیل رہے ہیں تو فرمایا! أفي حرم رسول اللہ صلعم یصنع ھذا ؟ کیا رسول اللہ صلعم کے حرم میں ایسا کیا جاتا ہے؟ (موطا)

رسول اللہ صلعم کی ان کو اسقدر محبت تھی کہ جنگ خیبر میں جب حضرت صفیہ رضؓ شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں، اور آپکے خیمہ میں لائی گئیں، تو چونکہ انکے باپ اور بھائی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے، حضرت ابوایوب رضؓ کو اندیشہ ہوا کہ شاید صفیہ انتقام کے جوش میں آکر رسول اللہ صلعم کیساتھ گستاخی نہ کریں، اس خیال سے ہتھیار لگا کر آئے، اور تمام رات خیمہ سے سر ٹیکے ہوئے کھڑے رہے جب صبح کی اذان ہوئی اور حضور خیمہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوایوب رضؓ سے فرمایا تم کو کیا ضرورت پیش آئی؟ عرض کی مجھ کو صفیہ کی جانب سے اندیشہ تھا اسلئے تمام رات پہرہ دیتا رہا، آپنے ارشاد فرمایا۔ اللھم احفظ ابا ایوب کما بات یحفظنی۔ خداوندا ابوایوب کی حفاظت کر جسطرح انہوں نے رات کو میری حفاظت کی

اخوت اسلامی کا یہ منظر ہے کہ ایک بار کعب بن سور نے مدینہ میں آکر مسلمانوں سے پوچھا کہ طلحہ رضؓ اور زبیر نے علی رضؓ سے جبراً بیعت کی ہے یا خوشی سے؟ تمام لوگ خاموش تھے لیکن اسامہ بن زید نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے مجبوراً بیعت کی ہے۔ پھر طرفداران علی کا جم غفیر اسامہ پر ٹوٹ پڑا، یہ دیکھکر صہیب رضؓ ابوایوب رضؓ اور محمد بن مسلمہ رضؓ نے کہا اللھم نعم یا اللہ ہاں ایسا ہی ہے اِن لوگوں کو دیکھکر مجمع ہٹ گیا، اور اسامہ بچ گئے۔ (کامل ص ۱۰۷ ج ۳)

سہیل کے کھجوریں سکھلانے کی زمین تھی۔ جو ابو ایوب رضؓ کے ظل عاطفت میں پرورش پاتے تھے[۱]
حضرت ابو ایوب رضؓ نے انکو راضی کر کے آنحضرت صلعم کو مسجد کے لئے زمین دیدی "
انکی ایک یادگار بقیع الغرقد کے قریب ایک کنواں ہے، جو بئر ابی ایوب رضؓ کے نام سے
مشہور ہے "

احادیث[۲]

حضرت ابو ایوب رضؓ سے جو احادیث منقول ہیں' ان کی تعداد (۲۱۰) ہے "

---

[۱] یہ ابو معشر کا خیال ہے لیکن بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت ابو ایوب رضؓ نے قیمت ادا کی تھی "
[۲] فضل و کمال صحابہ کرام کے فضل و کمال پر بحث کرنا آسان کام نہیں' قرآن' تفسیر' حدیث' فقہ'
اور تمام علوم اسلامیہ کی بنیاد انہی کی ذات سے وابستہ ہے حضرت ابو ایوب رضؓ برسوں آنحضرت صلعم کی صحبت
میں رہے تھے۔ اُن کر جب آپ انکے مکان میں مقیم رہے تھے فیض حاصل کرنے کا سات ماہ تک موقع ملا تھا۔ اسکے
بعد وہ اصحاب صفہ میں داخل رہے، جو خاص قرآن حدیث کی تحصیل کے لئے آتے تھے ان اسباب نے انکو علوم اسلامیہ
کا بہت بڑا عالم اور اسرار شریعت کا نکتہ شناس بنادیا تھا لیکن چونکہ وہ جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ الحق
کو تعلیم پر مقدم سمجھتے تھے اسلئے قلم کی بجائے ہمیشہ انکے ہاتھ میں تلوار رہی اور مسجد کے کسی زاویہ کی بجائے
ان کا درسگاہ گھوڑے کی پیٹھ یا کشتی کا تختہ رہا۔ !
بعض محدثین نے انکو ملّی کے لقب سے یاد کیا ہے اور یہ وہ لقب ہے جو تاریخ اسلام میں حضرت
ابی بن کعب رضؓ کے سوا کسی کو نہیں ملا۔ ملّی سرچشمہ فضل و کمال کو کہتے ہیں "
حضرت ابو ایوب رضؓ کے علمی ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ایک حدیث اور صرف ایک
حدیث کے لئے دوبار مصر کا سفر اختیار فرمایا۔ تعجیل المنفعہ میں حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ابو ایوب عقبہ
بن عامر رضؓ جہنی کے پاس مصر گئے اور ان سے ستر مسلم کی حدیث دریافت کی جب دوبارہ مصر گئے
تو مسلم بن مخلد رضؓ کے مکان پر آئے جو امیر مصر تھے انکو اطلاع ہوئی تو فوراً باہر نکل آئے معانقہ کیا

جن میں پانچ پر بخاری اور مسلم متفق ہیں، تین میں مسلم منفرد ہیں، باقی اور کتب احادیث

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲)

اور سفر کا سبب پوچھا، فرمایا ایک حدیث ہے جسکا عالم سوائے میرے اور تمہارے کوئی نہیں جس نے حضرت سے سنا ہو، مسلمہ نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے، اسکے بعد حدیث پڑھی، حضرت ابو ایوب رض نے کہا، ٹھیک، اور پھر مدینہ واپس آئے۔

جب اپنے احباب میں ہوتے تو کبھی کبھی علمی مذاکرہ رہتا، ایک روز زید بن ثابت رض اور ابو ایوب رض مسجد جنائز کے پاس بیٹھے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا اس عہد کے متعلق کوئی حدیث یاد ہو تو بیان کیجئے۔ دوسرے نے کہا ہاں، مدینہ کے متعلق ہے جب فتوحات کی کثرت ہوگی، تو لوگ دور دراز ممالک میں جاکر آباد ہوجائیں گے، اور جب کبھی حج وعمرہ کے لئے آئیں گے تو یہاں سے لوگوں کو باہر جانے کی ترغیب دینگے، کیونکہ یہاں عسرت اور تنگی ہوگی، ان کی ترغیب سے بہت لوگ چلے جایا کریں گے، حالانکہ اگر مدینہ میں رہتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

حضرت ابو ایوب رض نے جو علوم حاصل کئے تھے حسب ذیل ہیں:

حفظ قرآن: صحابہ میں پانچ بزرگ جنہوں نے قرآن مجید کو آنحضرت صلعم ہی کے زمانے میں پورا حفظ کرلیا تھا: یہ تھے معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت رض، ابی بن کعب رض، ابو ایوب رض، ابو الدرداء رض، ان میں سے خاصکر ابی بن کعب رض سید القراء تھے، اور خود آنحضرت صلعم نے اس باب میں انکی مدح کی تھی، حضرت عمر رض نے ان سب کو بلاکر کہا کہ شام کے مسلمانوں کو ضرورت ہے آپ لوگ وہاں جاکر تعلیم دینی چاہئے۔ ابو ایوب رض ضعیف تھے اور ابی بن کعب رض بیمار تھے اسلئے نہ جاسکے۔ (حیوۃ الحیوان الکبریٰ دمیری ص ۱۹۳ ج ۱)

تفسیر: حضرت ابو ایوب رض نے بعض آیتوں کی تفسیر و بعض کی شان نزول بیان کی ہے، مثلاً صحیح ترمذی میں اسلم بن ابی عمران سے منقول ہے کہ ہم لوگ روم میں تھے، چند رومی دستے ہماری طرف بڑھے، مسلمان بھی اسیقدر یا زیادہ مقابلہ کے لئے نکلے، مصریوں کے سردار عقبہ بن عامر رض، اور باقی جماعت کے فضالہ بن عبید رض تھے، اتفاقاً ایک مسلمان رومی دستوں کو چیر کر اندر گھس گیا، اس پر مسلمانوں نے شور

میں ہیں۔ قلتِ روایت کا سبب انکا جہاد میں مصروف رہنا ہے ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳)

سمجھا کہ سبحان اللہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے، حضرت ابوایوب رضؓ نے سنا تو حسب ذیل خطبہ دیا۔

یا ایھا الناس انکم لتتؤلون ھذہ الایۃ ھذا التاویل وانما نزلت ھذہ الایۃ فینا معشر الانصار لما اعز اللہ الاسلام وکثر ناصروہ فقال بعضنا لبعض سرا دون رسول اللہ صلعم ان اموالنا قد ضاعت وان اللہ قد اعز الاسلام وکثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منھا، فانزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ صلعم یرد علینا ما قلنا وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ، فکانت التھلکۃ الاقامۃ علی الاموال واصلاحھا وترکنا الغزو۔

لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو؟ حالانکہ یہ آیت ہم انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے، جب خدا نے اسلام کو غالب کردیا اور اسکے متبعین کی تعداد بڑھ گئی، تو ہم میں سے بعض نے بعض سے یہ آہستہ کہا۔ کہ رسول اللہ صلعم کو چھوڑ دو، ہمارا مال ضائع ہو چکا ہے اور خدا نے اسلام کو عزت اور اسکے مددگاروں کی تعداد بڑھادی ہے اسلئے اب ہمکو مال کی کمی پورا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اسوقت خدا نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی جسمیں ہمارے خیال کی تردید کی گئی ہے اور خرچ کرو خدا کی راہ میں اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو تو ہلاکت یہ ہے کہ مال پر توجہ کیجائے۔ اسکی کمی پوری کیجائے، اور جہاد ترک کردیا جائے۔

قرآن مجید میں ہے انفروا خفافا وثقالا! خواہ ہلکے یا بھاری جہاد کے لئے نکلو، جب یہ آیت نازل ہوئی تو فرمانے لگے قال اللہ تعالیٰ انفروا خفافا وثقالا، لا اجدنی الا خفیفا وثقیلا، خدا کا ارشاد ہے کہ ہلکے ہو یا بھاری جہاد پر جاؤ! اور میں ہلکا یا بھاری ہوتا ہوں اسلئے جہاد میں جانا ضروری ہے اسی بنا پر حضرت ابوایوب رضؓ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴)

ہمیشہ جہاد میں مصروف رہتے تھے (طبقات ابن سعد ص ۵۰)

قرآن مجید میں ہے: یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا، مسلمانو! صبر کرو یعنی رباط فی المساجد یہ ہیں تکلیف میں اچھی طرح وضو کرنا بکثرت مسجد میں آنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا مسجد میں بیٹھکر انتظار کرنا (جلاء القلوب)

قرآن مجید میں ہے: ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء، خدا مغفرت نہیں کرتا اسکی کہ اسکے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم کی جسکے لئے چاہتا ہے مغفرت کرتا ہے۔ ابو حاتم اور طبرانی نے حضرت ابو ایوب رضؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صؐ سے اپنے بھتیجے کی شکایت کی کہ وہ حرام سے اجتناب نہیں کرتا، آپ نے پوچھا اس کا مذہب کیا ہے؟ کہا نماز پڑھتا ہے اور توحید کا قایل ہے، فرمایا تم اس سے کہنا کہ اپنا مذہب فروخت کرڈالو۔ اسکے سامنے جب یہ خواہش ظاہر کی گئی۔ تو اس نے صاف انکار کیا، اسکا چچا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا وہ مذہب کے معاملہ میں تو بڑا بخیل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب النقول فی اسباب النزول سیوطی ص ۷۶)

قرآن مجید میں ہے۔ انا اعطیناک الکوثر۔ ہم نے تم کو کوثر دیا، طبرانی میں حضرت ابو ایوب رضؓ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو مشرکین نے باہم چرچا کیا کہ اب یہ صابی (نعوذ باللہ) منقطع النسل ہوگیا۔ اسکے متعلق خدا نے یہ سورہ نازل کی (لباب النقول ص ۲۳۲ برجالالین ج ۲)

قرآن مجید میں ہے: کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقاً من المومنین لکارھون، جیسا کہ تم کو تمہارے رب نے حق کے ساتھ تمہارے گھر سے نکالا اور مسلمانوں کا ایک گروہ اسکو برا سمجھتا تھا، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ایوب رضؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم مدینہ میں تھے اور قافلہ ابو سفیان کی خبر ملی، آنحضرت صؐ نے مشورہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵)

کر کے فرمایا تم لوگ تیار ہو جاؤ شاید خدا مال غنیمت عطا کرے اور صحیح و سالم مدینہ واپس لائے ۔
ہم روانہ ہوئے ایک یا دو دن کی مسافت طے ہوئی تھی کہ آپ نے پھر دریافت فرمایا! لوگوں نے کہا ہم میں
کفار سے لڑنے کی طاقت نہیں ۔ ہم تو قافلہ کے لئے آئے ہیں ۔ اسوقت مقداد کھڑے ہوتے اور کہا ۔
لا نقول لك كما قال قوم موسى اذهب انت و ربك فقاتلا انا ههنا قاعدون
بعد میں یہ آیت نازل ہوئی (لباب النقول ص ۱۲۴ برحاشیہ جلالین ج ۱)

قرآن مجید میں ہے لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج
ولا علی المریض حرج (اندھے پر تنگی نہیں ، اور نہ لنگڑے پر تنگی ہے ، اور نہ مریض پر تنگی ہے
تفسیر ثعلبی میں ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حارث رسول اللہ ص کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے
تھے اور اپنے گھر کا نگران خالد بن زید (ابو ایوب) کو بنا گئے تھے ۔ انہوں نے حارث کے گھر کھانا
کھانے میں تامل کیا ، اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (لباب النقول ص ۱۵ برحاشیہ جلالین ج ۲) لیکن جبکہ
یہ معلوم ہے کہ حضرت ابو ایوب رض نے عہد نبوت کے تمام غزوات میں شرکت کی تو یہ روایت قابل اعتبار
نہیں رہتی ، ممکن ہے کہ زید بن خالد کی بجائے خالد بن زید راوی کا سہو ہو ، زید بن خالد قبیلہ
جہینہ کے ایک صحابی ہیں ۔ اور خالد بن زید رض حضرت ابو ایوب رض کا نام ہے حضرت ابو ایوب رض
صحابہ میں کنیت کے ساتھ مشہور تھے اسلئے قرین قیاس بھی ہے کہ اگر ان کا واقعہ ہوتا تو نام مذکور نہ ہوتا
بلکہ کنیت مذکور ہوتی ۔

فقہ ۔ ابو ایوب رض سے فقہ کے بہت سے مسایل منقول ہیں ، ایکبار وہ اور حضرت ابو طلحہ رض بیٹھے
ہوئے تھے ۔ کھانے کا وقت آیا تو دونوں نے ساتھ کھایا ، حضرت انس رض بھی پاس تھے ۔ جب نماز کے
لئے اٹھے اور وضو کرنا چاہا تو دونوں بزرگوں نے روکا کہ طیبات کھا کر وضو کرتے ہو (شرح معانی الآثار
طحاوی ص ۴۲)

نافع بن اسحاق کہتے ہیں کہ ایک دن ابو ایوب رض انصاری مصر میں کعبہ تھے اور اللہ میں ان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۰

طہارت خانوں کو کیا کروں؛ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ کرے؛ دوسری روایت میں حضرت ابو ایوب رضؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم شام پہونچے تو وہاں طہارت خانہ قبلہ رخ بنے ہوئے تھے ہم کسیقدر ترچھے ہو کر بیٹھے اور استغفار کرتے تھے (صحاح ستہ)

عاصم بن سفیان ثقفی غزوہ سلاسل میں شرکت کے لئے گئے تھے پہونچنے سے قبل غزوہ ختم ہو گیا؛ کف افسوس ملتے ہوئے امیر معاویہ رضؓ کے ہاں پہونچے؛ انکے پاس حضرت ابو ایوب رضؓ اور عقبہ بن عامر رضؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے عاصم نے کہا اے ابو ایوب! اس سال غزوہ فوت ہو گیا؛ اور ہمکو معلوم ہوا ہے کہ جو شخص چاروں مسجدوں (مکہ، مدینہ، بیت المقدس) میں نماز پڑھ لے اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؛ حضرت ابو ایوب رضؓ نے کہا اے برادرزادے! میں اس سے آسان بات نہ بتاؤں؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو اور نماز عمدہ طور سے ادا کرے اسکے تمام اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں کیوں عقبہ ایسا ہی ہے نہ؟ عقبہ رضؓ نے کہا ہاں۔

علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک روز نماز کا وقت تھا لوگ جمع تھے اور ابو ایوب رضؓ وضو کر رہے تھے جب وضو سے فارغ ہوئے تو موزہ اتار کر پیر دھوئے؛ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا؛ ابو ایوب رضؓ نے کہا اگرچہ آنحضرت صلعم موزوں پر مسح فرماتے تھے؛ تاہم میں پیر دھونا ہی اچھا سمجھتا ہوں۔

بنو اسد کے ایک شخص نے دریافت کیا کہ زید اپنے گھر سے فرض نماز پڑھکر مسجد آیا؛ وہاں جماعت ہو رہی تھی؛ تو کیا اب دوبارہ فرض پڑھے؟ حضرت ابو ایوب رضؓ نے کہا ہاں پڑھے؛ جو ایسا کرے گا اسکو دوہرا ثواب ہوگا؛ (موطا امام محمد ص ۱۳۳)

حضرت ابن عباس رضؓ اور مسور بن مخرمہ رضؓ میں بمقام ابواء غسل محرم کے متعلق اختلاف ہوا؛ ابن عباس کہتے تھے کہ سر پہ پانی ڈالے۔ مسور کا خیال تھا کہ سر دھونا ضروری نہیں؛ عبد اللہ بن حنین بھی اس گفتگو کو سن رہے تھے؛ دونوں بزرگوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کی خدمت میں روانہ کیا؛ وہ غسل کر رہے تھے؛ کنوئیں کے چاروں طرف کپڑا تان دیا گیا تھا اور اندر غلام نہلا رہا تھا؛

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷)

ابن حنین نے سلام کیا اور کہا ابن عباس رضی نے دریافت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم حالت احرام میں کیونکر غسل کرتے تھے؟ حضرت ابو ایوب رض نے کپڑا نیچا کر کے سر باہر نکالا اور خوب ملکر دھویا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلعم کا غسل یہ ہے۔ (صحیح بخاری ص ۲۴۸ ج)

قربانی کے متعلق حضرت ابو ایوب رض کا یہ قول ہے کہ پہلے ایک بکری کا ذبح کرنا سارے گھر کی طرف سے کافی ہوتا تھا مگر اب تو قربانی فخر کے لئے ہوتی ہے اسکے علاوہ اسکا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ (موطا امام محمد ص ۲۷۸)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ایک روز ہم لوگوں میں بحث تھی کہ قرع میں نبیذ بنایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اتفاق سے حضرت ابو ایوب رض کا ادھر سے گذر ہوا۔ ہم نے ایک آدمی انکے پاس بھیجا انہوں نے کہا کہ قرع میں نبیذ بنانا جائز نہیں کیونکہ مزفت میں بھی منع ہے۔ اس شخص نے پھر پوچھا تو انہوں نے دوبارہ مزفت کا حوالہ دیا (مسند احمد بن حنبل ص ۴۱۴ ج ۵) قرع اس لوکی کو کہتے تھے جو اندر سے کھوکھلی کر کے شراب رکھنے کے کام آتی تھی اور مزفت

حضرت ابو ایوب رض کا خیال تھا کہ عورت کو حمام میں غسل نہیں کرنا چاہیئے۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیز کو اسکی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حکماً تمام ممالک اسلامیہ میں عورتوں کو حمام میں نہانے سے روک دیا۔ (ترغیب وترہیب عبد العظیم منذری)

علم کلام حضرت ابو ایوب رض نے مسئلہ توحید کے متعلق جو خیال ظاہر کیا ہے اس سے انکی وسیع المشربی ظاہر ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ میں جب وہ مرض الموت میں گرفتار تھے، مسلمانوں سے فرمایا: ساحدثکم بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلعم لولا ما حضرنی لم احدثکم سمعت رسول اللہ صلعم یقول من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ۔ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر میرا آخری وقت نہ ہوتا تو نہ بیان کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ جو شخص مرا اور اس نے کبھی شرک نہیں کیا جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن سعد ص ۴۹)

خلافت کو وہ جس نگاہ سے دیکھتے تھے، وہ فرقہ بندی سے ایک حد تک بری تھی۔ حضرت عثمان رض کے

مقولے[1]

امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابوایوبؓ سے نقل کیا ہے :

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸)

زمانہ میں صحابہ میں جو سیاسی اختلاف پیدا ہو گیا تھا، حضرت ابوایوبؓ اس سے بالکل علیحدہ تھے، جس زمانہ میں حضرت عثمانؓ محصور رہے، زید بن ثابتؓ نے لوگوں سے کہا۔ یا معشر الانصار کونوا انصار اللہ مرتین اے گروہ انصار دو مرتبہ خدا کے انصار بنو، اسوقت حضرت ابوایوبؓ نے فرمایا کہ یہ تم اسلئے کر رہے ہو کہ عثمانؓ نے تم کو بہت سے غلام دیدیئے ہیں، زید بن ثابتؓ خاموش ہوگئے، مورخ طبری نے جہاں یہ واقعہ نقل کیا ہے لکھا ہے۔ کہ زیدؓ کی رائے صحیح نہ تھی، کیونکہ ابوایوبؓ نے انکو خاموش کر دیا، (کامل ص ۱۵۹ ج ۳)

کعب بن سور نے جب بصرہ سے مدینہ آکر یہ سوال کیا کہ حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ نے حضرت علیؓ سے مجبوراً بیعت کی ہے یا رضامندی سے؟ تو اسوقت حضرت ابوایوبؓ نے اسامہ کی تائید کی اور فرمایا ہاں انہوں نے مجبوراً بیعت کی ہے (کامل ص ۱۷۵ ج ۳)

انہوں نے حضرت علیؓ اور انکے بعد امیر معاویہؓ سے دوستانہ تعلقات رکھے۔

[1] چند مقولے یہ ہیں :-

۱۔ کھانا انگلی سے صرف کیا کرو، برکت ہوگی،

۲۔ قاضی کے فیصلہ اور مقسم کی تقسیم کے وقت ان پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے :

۳۔ تین دن سے زیادہ مسلمان سے بات چیت ترک نہ کرو، اور اچھا وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدا کرے :

۴۔ مسلمان اگر ایک مسئلہ سیکھ لے تو ایک سال کی عبادت اور آل اسمٰعیلؑ سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے :

۵۔ طالب علم، فرمانبردار عورت، اور اطاعت گذار لڑکا، انبیاء کرام کیساتھ جنت میں بلا حساب داخل ہونگے :

۶۔ ہر نبی اور اسکے جانشین کے پاس دو مخفی قوتیں ہوتی ہیں ایک نیکی کی طرف مائل کرتی ہے اور دوسری برائی کیطرف، لیکن جو شخص برائی سے بچا وہ واقعی بچا :

۷۔ جو دنیا میں مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، خدا دنیا و آخرت میں اسکی پردہ پوشی کریگا، جو کسی آفت رسیدہ کو مصیبت سے نکالے خدا اسکو قیامت کی مصیبت سے نجات دیگا، اور جو اپنے بھائی کا کام کرتا ہے خدا اسکا کام کرتا ہے (مسند احمد ص ۴۲۰ ج ۴)

اذا قمت فی صلوٰتک فصل صلوٰۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ واجمع الیاس مما فی ایدی الناس۔	جب نماز میں کھڑے ہو تو رخصت ہونیوالے کی طرح نماز پڑھو۔ ایسی بات نہ کہو جس سے معذرت کرنے کی ضرورت ہو اور دوسرے کے ہاتھ میں کسی چیز سے ناامید ہوجاؤ۔

ابونعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے۔

من اخلص للہ اربعین یوما ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ	جو شخص چالیس روز خلوص سے خدا کی عبادت کرے اُسکے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہوجاتے ہیں۔

التیسیر الساری میں ہے کہ جب خدا نے سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، شہد اللہ، قل اللّٰھم مالک الملک کو (بغیر حساب تک) نازل کرنا چاہا تو وہ معلق ہوگئیں، اور کہا ہم ایسی قوم میں نازل ہوتے ہیں جو گناہ کرتی ہے، خداوند تعالےٰ نے فرمایا مجھکو اپنی عزت جلال اور بلندی رتبہ کی قسم تم کو جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھے گا۔ اسکی مغفرت کردونگا جنت الفردوس میں جگہ دوں گا، ۰ مرتبہ اسکی طرف دیکھوں گا اور اسکی ۰ حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے کم مغفرت ہے۔

حضرت ابوایوب رضؓ کا مقولہ تھا۔

من اراد ان یکثر علمہ ویعظم حلمہ فلیجالس غیر عشیرتہ	جو شخص علم اور حلم زیادہ کرنا چاہتا ہو اسکو غیر قبیلہ والوں کے پاس بیٹھنا چاہیے۔

روایات

حضرت ابوایوب رضؓ نے رسول اللہ صلعم اور حضرت ابی بن کعب رضؓ سے حدیثیں روایت کی ہیں اُنکے راوی علماء صحابہ اور فقہاء تابعین ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:

براء بن عازب رضؓ زید بن خالد رضؓ مقدام بن معدیکرب رضؓ عبد اللہ بن عباس رضؓ جابر بن سمرۃ رضؓ انس بن مالک رضؓ سفیان بن وہب خولانی، عروہ بن زبیر،

افلح مولی ابی طالب رض، ابو صرمہ انصاری، وغیرہ (صحابہ[۱])، سعید بن مسیب، عطاء بن یسار، علقمہ بن قیس، عمرو بن ثابت، عطاء بن یزید لیثی، اور تمام نجبائے تابعین[۲]۔

خاتمہ

اسمیں وفات اور قبر شریف وغیرہ کا بیان ہے۔

(۱) وفات

حضرت ابو ایوب رض کا جہاد پر صبر اور استقامت کے واقعات اوپر گذر چکے ہیں اعلاء کلمۃ اللہ میں انکو جو ثبات قدم حاصل تھا۔ اسکا تذکرہ بھی آچکا ہے سنہ ۵۰ھ میں امیر معاویہ نے روم کیطرف ایک بڑا لشکر بھیجا جسکے امیر سفیان بن عوف تھے، اسمیں وبا پھیلی، اور لشکر کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا، امیر معاویہ رض نے اس کی مدد پر دوسرا لشکر روانہ کیا جسکا سردار یزید تھا[۳]۔

---

[۱] سفیان، عروہ، افلح صحابی نہیں، یہ مصنف کا تسامح ہے۔

[۲] تلامذہ کے چند نام یہ ہیں:۔ ابو امامہ رض، عبداللہ بن یزید خطمی رض، موسیٰ بن طلحہ، عبداللہ بن حنین، عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، ابو عبدالرحمان حبلی، ربیع بن خثیم کوفی۔

حضرت ابو ایوب رض تلامذہ کے ساتھ شفقت فرماتے تھے، ایک مرتبہ ایک حدیث بیان کر رہے تھے، ابو رہم کو ایک مقام پر شبہ ہوا، اور انہوں نے استفسار کیا، تو انکے ساتھیوں نے ڈانٹا کہ تم کو سوالات کرنے سے کیا واسطہ لیکن حضرت ابو ایوب رض نے فرمایا، انکو پوچھنے دو۔

تابعین علمی حیثیت سے حضرت ابو ایوب رض کی بڑی قدر کرتے تھے، اوپر گذر چکا ہے کہ ایک بار امیر معاویہ رض کے پاس حضرت ابو ایوب رض اور عقبہ بن عامر رض بیٹھے ہوئے، عاصم بن سفیان ثقفی کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے حضرت ابو ایوب رض سے پوچھا، اور باقی بزرگوں کو نظر انداز کر دیا۔

[۳] صحیح روایت یہی ہے طبقات میں ہے، وعلی الجیش یزید بن معاویۃ، لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تھا، دوسری جگہ ہے توفی ابو ایوب عام غزا یزید بن معاویۃ القسطنطینیۃ فی خلافۃ ابیہ معاویۃ بن ابی سفیان، ابو ایوب رض نے اس سال وفات پائی جب یزید نے اپنے باپ معاویہ رض کے عہد میں قسطنطنیہ پر چڑھائی کی۔

اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی حضرت عبداللہ بن عمر رضی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اور حضرت ابوایوب رضی انصاری شامل تھے، ان کے علاوہ صحابہ اور تابعین کا بڑا گروہ شریک تھا؛

یہ لوگ بلادِ روم میں داخل ہو کر قسطنطنیہ تک پہونچے، اور اس کا سخت محاصرہ کیا اسی اثناء میں حضرت ابوایوب رضی علیل ہوئے، لوگ عیادت کو آئے اور کہا کہ خداوندا انکو عافیت دے اور شفا عطا فرما، حضرت ابوایوب رضی نے فرمایا یہ نہ کہو۔ بلکہ یہ کہو کہ خداوندا اگر انکی موت کا وقت قریب آگیا ہے تو انکی مغفرت کر اور رحم فرما، اور اگر ابھی دیر ہے تو عافیت دے؛ شفا دے اور اجر دے؛

جب مرض زیادہ بڑھا تو سردار لشکر یزید حاضر ہوا اور کہا کہ وصیت فرمایئے، ارشاد ہوا جب میں مر جاؤں تو مجھکو اٹھا لینا، اور دشمن سے سخت جہاد کرنا، اُسکے بعد جہانتک آگے جا سکو مجھکو لیجانا، اور پھر دفن کر کے قبر پر گھوڑے دوڑا دینا، حضرت ابوایوب رضی نے وفات پائی یزید اور مسلمانوں نے نماز پڑھکر دوسرے دن صبح کے وقت جنازہ کو ساتھ دیا، اور میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہوئے سب سے آخر جس جگہ قیام ہوا وہاں حضرت ابوایوب رضی کو سپردِ خاک کیا۔[1]

---

[1] طبقات میں ہے فمرض فلما ثقل قال لاصحابہ ان انامت فاحملونی فاذا صاففتم العدو فادفنونی تحت اقدامکم جب مرض زیادہ شدید ہو گیا تو ابوایوب رضی نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھ کو اٹھا لینا، اور جب لڑائی سے فرصت ملے تو اپنے پیروں کے تلے دفن کر دینا؛ (ص ۴۹)

دوسری روایت میں ہے کہ جب مرض بڑھ گیا تو یزید عیادت کے لئے آیا اور کہا اپنی ضرورت بیان کیجئے، اپنی وصیت کیجئے؛ فرمایا۔ ہاں میری ضرورت یہ ہے کہ جب مر جاؤں تو مجھ کو سوار کر لینا پھر

دفن کرنے میں جو اہتمام کیا گیا تھا، رومی اسکو دیکھ رہے تھے، پوچھا کیا بات ہے؟ یہ اہتمام اس سے پہلے تو کبھی نہ دیکھا گیا تھا، مسلمانوں نے جواب دیا ہمارے پیغمبر کے صحاب میں سے ایک جلیل القدر صحابی نے وفات پائی ہے، اور ہم نے ان کو جہاں دفن کیا ہے تم کو معلوم ہے، خدا کی قسم! اگر ان کی قبر کے ساتھ کوئی گستاخی کی گئی، تو عرب میں تم ناقوس نہ بجا سکو گے"

حضرت ابوایوب رض کی وفات سنہ ۵۰ھ، یا سنہ ۵۱ھ، یا سنہ ۵۲ھ میں ہوئی[۵] ۵۱ ہجری کی روایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲)

دشمن کی زمین میں جہانتک گنجائش ہو چلے جانا، جب آگے بڑھنے کی گنجائش نہ رہے تو دفن کرنا، پھر لوٹ آنا، یزید نے ایسا ہی کیا" (طبقات ص ۵۰)

تیسری روایت یہ ہے کہ حضرت ابوایوب رض نے یزید سے فرمایا میرا لوگوں کو سلام کہنا، لوگ جسقدر دور مجھکو لیجا کر دفن کر سکیں، کریں۔ یزید نے لوگوں سے یہ قول بیان کیا تو لوگ ہتھیار لگا کر جنازہ لے چلے، اور جہانتک پہونچ سکتے تھے، پہونچے (طبقات ص ۵۰)

عقد الفرید میں ہے کہ ایک روز لوگوں نے پوچھا اب آپ کیا چاہتے ہیں، فرمایا دنیا کی تو حاجت نہیں، چاہتا ہوں کہ اگر مر جاؤں تو مجھے کفار کی سرزمین میں دفن کرنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک صالح شخص قلعہ قسطنطنیہ کے قریب دفن ہوگا، اور مجھے معلوم ہے کہ وہ صالح شخص میں ہوں" (ص ۲۱۳ ج ۲)

جلاء القلوب کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوایوب رض نے رات کے وقت وفات پائی، طبقات میں ہے کہ جنازہ کی نماز یزید نے پڑھائی۔ قبر پر گھوڑا دوڑانے کا ذکر طبقات میں نہیں۔

[۵] سنہ وفات میں اختلاف ہے، طبقات میں سنہ ۵۲ھ لکھا ہے (ص ۵۰) لیکن موجودہ زمانہ کے مصنفین سنہ ۵۲ھ مطابق سنہ ۶۷۲ء لکھتے ہیں، محمد لبیب بک بتنونی نے اسی کو اختیار کیا ہے، طبری میں بھی دو سنہ مذکور ہیں۔

پر اکثر علماء متفق ہیں ان کا سن جیسا کہ ظاہر ہے ۸۰ سال سے زائد تھا۔ وفات کی تاریخ، دن اور مہینہ معلوم نہیں؛

(۲) قبر شریف

اصابہ میں ہے کہ حضرت ابو ایوب رضہ قسطنطنیہ کے قریب مدفون ہوئے؛ اور رومیوں نے اونکی قبر پر بڑی عمارت بنائی۔ اور سر قندیلیں لٹکائیں[1] واقدی کا قول ہے کہ وہ دیوار قسطنطنیہ کی بنیاد میں دفن ہوئے۔ اور رومیوں نے اوس پر بھی عمارت تیار کی کیونکہ قبر کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا تھا[2]۔ تمام مورخین نے لکھا ہے کہ جب قحط پڑتا تھا تو رومی اونکی قبر پر آکر جمع ہوتے اور باران رحمت طلب کرتے تھے۔ اسکے علاوہ اکثر زیارت کے لئے آتے اور اس مقام کو نہایت متبرک سمجھتے تھے[3]؛

رومیوں نے اونکی قبر کو نہایت حفاظت کے ساتھ باقی رکھا کیونکہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلعم نے اونکے لئے دعا فرمائی تھی جب آپنے حضرت صفیہ کیساتھ نکاح

---

[1] یہ روایت اصابہ میں نہیں ملی؛

[2] لیکن یہ روایت طبقات میں صرف اسقدر ہے کہ اونکی قبر قلعہ قسطنطنیہ کی بنیاد کے پاس ہے (ص ۵) اور یہی صحیح ہے۔ اب جہاں یدی قلعہ ہے وہاں مسلمانوں کے عہد سے ایک قلعہ نما عمارت تھی جسکے پانچ برج تھے۔ اسی عمارت سے کچھ دور ہٹ کر قبرستان ایوب رضہ اور مزار ایوب رضہ واقع ہے؛

[3] طبقات میں لکھا ہے کہ رومی اُنکی قبر کی زیارت کو آتے ہیں، اسکی مرمت کرتے ہیں، اور جب بارش نہیں ہوتی تو اُسکے وسیلہ سے باران رحمت مانگتے ہیں اور محمد لبیب بک تبنونی الرحلۃ الحجازیہ میں لکھتے ہیں، وہ تمام آستانہ میں مسلمان نصاریٰ اور یہود سب کے نزدیک یکساں طور پر نہایت محترم مانے جاتے ہیں اور وہاں کے باشندے انکو سلطان ایوب کہتے ہیں (ص ۲۹۷)

کیا، اور رسم عروسی ادا ہوئی، تو تمام رات حضرت ابوایوب رضؓ نے خیمہ کے گرد پہرہ دیا۔ اسوقت آپ نے فرمایا :

اللّٰھم احفظ ابا ایوب کما بات یحفظنی خداوندا ابوایوب رضؓ کی حفاظت کر جس طرح انہوں نے رات بھر میری حفاظت کی، چنانچہ زندگی بھر وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہے، اور موت کے بعد انکی قبر کی حفاظت کی گئی :

۸۵۷ھ میں جب سلطان محمد خان فاتح نے قسطنطنیہ فتح کیا، تو شیخ آق شمس الدین سے جو اپنے زمانہ کے ولی کامل تھے۔ اس بات کا ملتجی ہوا کہ اوسکو حضرت ابوایوب رضؓ کی قبر کا نشان بتائیں، شیخ موصوف نے فرمایا میں نے ایک جگہ نور دیکھا ہے۔ شاید وہی قبر ہوگی، پھر اس مقام پر جا کر مراقبہ کیا اور کہا۔ اونکی روح سے میں نے ملاقات کی، وہ اس فتح پر مبارکباد دیتی ہے۔ اور خدا کا شکر ادا کرتی ہے کہ اسنے کفر کی ظلمت سے نجات دی۔ شیخ نے سلطان سے یہ واقعات بیان کئے تو اس نے کہا میں اپنے آنکھوں سے کوئی علامت دیکھنا چاہتا ہوں، شیخ نے کہا سرہانے کی طرف ۲ ہاتھ کھودو، ایک پتھر نکلے گا، جس پر عبرانی خط میں لکھا ہوگا، چنانچہ تعمیل کی گئی : پتھر پڑھوایا گیا۔ تو حضرت ابوایوب رضؓ کا نام لکھا ہوا تھا، یہ پتھر قبر سے باہر دیوار میں اب بھی لگا ہوا ہے :

سلطان نے یہ واقعات دیکھے تو حیرت میں آگیا، اور وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اگر لوگ سنبھال نہ لیتے تو یقیناً گر پڑتا۔ اسکے بعد اس نے قبر پر قبہ بنانے کا حکم دیا، بہت بڑا قبہ بنایا گیا، جو حضرت ابوایوب رضؓ کے انوار سے لبریز تھا، قبر پر تابوت رکھا گیا جس پر چاندی منڈھی ہوئی تھی، اور قبہ کے اندر نہایت بیش قیمت چیزیں تحفتہً رکھ دیگئیں :

سلطان نے ایک جامع مسجد اور ایک مدرسہ بنانے کا حکم دیا، مدرسہ پر جا بجا وقف کی علماء اور قاری مقرر ہوئے، ۱۲۹۰ھ میں جب میں نے مزار شریف کی زیارت کی تو اسکو انوار کا مخزن

پایا۔ ہر وقت مسجد قرآن، درس اور نمازوں سے معمور رہتی تھی، لوگ دور دور سے زیارت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مدرسہ کا کتب خانہ بھی عمدہ تھا، دو ہزار سے زاید کتابیں تھیں، جو خوشخط لکھی ہوئی تھیں۔[1]

آدابِ زیارت

مستحب یہ ہے کہ زائر قبر شریف کے پاس باوضو جائے، اور نہایت وقار اور متانت

---

[1] حضرت ایوبؓ حضرت ایوبؓ یا قریہ ایوبؓ استنبول (قسطنطنیہ) کی قدیم فصیل سے باہر ہے خلیج قرن الذہب (گولڈن ہارن) کی انتہا پر واقع ہے، انگریزی اطلسوں میں اسکا نام ایوبؓ لکھا ہے یہاں تمام مسلمان آباد ہیں، کیونکہ غیر مذاہب کے لوگوں کو اس علاقہ میں زمین یا مکان خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔

استنبول سے قریہ ایوب کو جانے کے کئی راستے ہیں، مگر سب سے آسان اور مقبول رستہ یہ ہے کہ بڑے پل سے کشتی میں بیٹھ گئے اور عین جامع ایوبؓ کے سامنے جا اترے، کشتی کے رستہ کے سوا ایک اور رستہ جامع ایوبؓ کو جانے کا ہے جو تاریخی حیثیت سے زیادہ دلچسپ ہے۔ اس رستہ میں پرانی قلعہ شہر کی قدیم دیواریں، پرانے دروازے، ادرونس اور ادرنہ کے دروازے، اقصر پہ مسجد وغیرہ تاریخی عمارتیں ملتی ہیں۔

قریہ ایوبؓ میں احاطہ مسجد کے باہر ایک بازار بن گیا ہے جہاں دو رویہ کچھ عارضی اور کچھ مستقل دوکانیں لگی ہیں، کہیں نان بائی نان اور کباب بیچ رہے ہیں کہیں دودھ اور دہی کی دکان ہے، کہیں سستی مٹھائی کی، کہیں میوہ فروش ہے کہیں گل فروش، زائر آتے جاتے ان دکانوں میں بیٹھکر آرام کرتے، اور کھاتے پیتے ہیں۔

یہ موضع تین حصوں پر منقسم ہے (۱) جامع (۲) مزار (۳) قبرستان۔

سے اندر داخل ہوجاتے وقت پہلے دایاں پاؤں اور واپسی کے وقت بایاں پاؤں رکھے، پھر قبلہ کی طرف کسیقدر بائیں جانب ہٹا ہوا رخ کرکے کھڑا ہو، اُس وقت وہ چہرۂ مبارک

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶)

(۱) جامع ایوب رضؓ: شہر کی بڑی بڑی عمارتوں سے فارغ ہوکر قدیم فصیل سے باہر نکلیں توسب سے مقدم قابل دید جامع ایوب رضؓ ہے، یہ شاندار مسجد سلطان محمد فاتح کی تعمیر کردہ ہے، اور باوجود شہر سے دور ہونے کے استنبول کی آباد ترین مساجد میں ہے، ہر روز ایک میلا سا لگا رہتا ہے، اور جمعہ کے دن تو زائرین کی جن میں ہر طبقہ کے مرد اور عورتیں ہوتی ہیں، بہت ہی کثرت ہوتی ہے؛

مسجد کے متعلق ایک مدرسہ ہے جو کتابوں میں مدرسہ ابی ایوب رضؓ انصاری کے نام سے موسوم ہے، یہ محمد فاتح کا قایم کیا ہوا ہے، اسمیں بڑے بڑے نامور علمار درس دیتے تھے، شقائق النعمانیہ میں انکے نام مذکور ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں، قاضی ابو اللیث، شیخی چلپی، قاضی شمس الدین احمد، ابن محی الدین خطیب، ورق شمس الدین، حاجی چلپی؛

مدرسہ ابی ایوب رضؓ کے علاوہ ایوب میں ایک مدرسہ اور تھا، ملا عرب چلپی اسکے بانی تھے، اور وہی مسند درس پر بھی متمکن تھے؛

جامع مسجد میں ایک بہت بڑا کمرہ ہے۔ اسکے اوپر جنگی نشان رکھا ہوا ہے۔ جو سبز چادر میں لپٹا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے حضرت ابو ایوب رضؓ کی علمبرداری کیطرف اشارہ ہے۔

جامع میں کچھ کبوتر ہیں، جن کی اہل آستانہ بیحد تعظیم کرتے ہیں، اور ان کو ذبح کرنا، یا ان کا گوشت کھانا حرام سمجھتے ہیں۔ یہ خیال مسلمان، یہود، اور نصاریٰ سب میں مشترک ہے، اور اسکا سبب یہ ہے کہ یہ کبوتر، کبوتر حرار کی اولاد میں ہیں، جسکے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کو مشرکین کی خبریں بتلاتا تھا، لیکن اسکی کوئی اصل نہیں، کیونکہ کبوتر حرار کا اس کام پر مامور ہونا خود مشکوک امر ہے۔ (الرحلۃ الحجازیہ ص ۱۴۷)

یہ کبوتر ہزاروں کی تعداد میں ہیں، اور اس بڑے صحن میں جو مسجد اور مقبرہ کے ایک پہلو میں

کے سامنے ہوگا۔ اور پھر سورہ فاتحہ، آیتہ الکرسی، سورہ بقر کا خاتمہ، سورہ یٰسین، اخلاص، معوذتین پڑھے اور انکی روح کو ثواب پہونچائے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷)

واقع ہے جسمیں وضو کرنے کا گول مسقف حوض بنا ہوا ہے، بیٹھے رہتے ہیں، غلہ فروش غلہ لئے موجود رہتا ہے، زائرین اُسے پیسے دیتے ہیں تو وہ غلہ کبوتروں کو ڈال دیتا ہے۔

(۲) مزار ایوبؓ:۔ نہایت مقدس مقام ہے، حضرت ابو ایوبؓ سا مقرب صحابی جس قطعۂ زمین میں مدفون ہو اُس سے جو ارادت مسلمانوں کو ہونی چاہئے وہ ظاہر ہے، ان کا عربوں کے حملۂ اول کیساتھ شہر کے گرد محاصرہ کئے پڑے رہنا اور آخر یہیں بیمار ہو کر رحلت فرمانا تو تاریخوں میں مذکور ہے، لیکن فتح قسطنطنیہ سے پہلے عثمانیوں کو اُنکے مزار مبارک کا ٹھیک نشان معلوم نہ تھا، ۸۵۷ھ میں جب محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو اُسنے یہ عظیم الشان عمارت تعمیر کرائی، مزار بہت بلند بنایا گیا، اور قبہ کے اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے ظروف اور تحائف رکھے گئے۔

جس وقت عمارت تیار ہوئی سلطان بہت بڑے جلوس کے ساتھ روضۂ اقدس پر حاضر ہوا، اور نماز ادا کی۔ شیخ الاسلام شیخ شمس الدین نے اپنے ہاتھ سے سلطان عثمان خان کی تلوار اُسکے کمر بند میں لٹکائی، اور اس وقت سے یہ دستور قرار پا گیا کہ سلاطین عثمانیہ کی تاج پوشی کے موقعہ پر ہر نیا بادشاہ یہاں آتا ہے، اور شیخ الاسلام اُسکی کمر میں بانئ خاندان (عثمان خاں) کی تلوار آویزاں کرتا ہے۔

استنبول میں ہر کوئی اس مقام کو متبرک سمجھتا ہے، اور اسی کا اثر ہے کہ مسجد اور مزار پر غیر مذاہب کے لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے، جمعہ کے دن زائرین کا بڑا ہجوم ہوتا ہے، کیونکہ اکثر لوگ اس دن کسی نہ کسی آرزو کے پورا ہونے کی منت بڑھاتے، اور قربانی کرتے ہیں، قربانی کے لئے بھیڑیں اور دنبے گنگے احاطہ سے باہر کھڑے رہتے ہیں، اور گوشت وہیں غرباء اور فقراء میں تقسیم کر دیا جاتا ہے کہ سائلوں کی بڑی کثرت ہوتی ہے، اور چونکہ ہر شخص یہاں خیرات و عبادت کے لئے تیار ہو کر آتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸)

اسلئے سایل عموماً یہاں سے محروم نہیں پھرتے۔

مزار پر کئی تربت دار متعین ہیں، اور اُن میں سے ہر ایک اپنے اپنے دن باری باری حاضر رہتا ہے، اور اُس دن کی فتوحات اُسکے حصہ میں آتی ہے۔ مزار کے ایک گوشہ میں ایک کنواں ہے جسکا پانی عورتیں آنکھوں کو لگاتی ہیں، اور لوگ تبرکاً لیجاتے ہیں۔

مزار کے اندر مطلا اور خوشخط قرآن مجید خوبصورت رحلوں پر ہر طرف رکھے ہوئے ہیں، جنمیں ایک قرآن شریف محمد فاتح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ آیات قرآنی اور ادعیہ ماثورہ کے خوشخط جلی قطعات دیوار پر آویزاں ہیں، مقبرہ کے بیرونی جانب بھی بہت ساچینی کا کام نہایت عمدہ نصب ہے، اور کئی کتبے لگے ہیں، سامنے دو بہت بڑے درخت ایک بلند چبوترے پر ہیں، جنکا گھیر بیس بیس گز سے کم نہ ہوگا، مشہور ہے کہ اِس مقام پر حضرت ابو ایوب رضؓ کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔

(۳) قبرستان ایوب رضؓ یہ وہ احاطہ ہے جسمیں مدفون ہونے کی مسلمانان استنبول کو آرزو رہتی ہے، اور جن لوگوں کو اس قبرستان میں اپنے خاندانوں کے لئے تھوڑی سی زمین میسر آجائے وہ اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتے ہیں، پرانے زمانہ کے وزرار اور علما بیشتر اِسی قبرستان میں سو رہے ہیں، اور اِس سبب سے یہ علاقہ مسلمانوں کو اور بھی عزیز ہو گیا ہے۔

علمار کرام میں سے مولی خضر بیگ جو محمد فاتح کے عہد میں قسطنطنیہ کے سب سے پہلے قاضی مقرر ہوئے، یہیں مدفون ہیں۔ علامہ قوشجی جو مدرسہ ایا صوفیہ میں مدرس تھے، اور حکمار اسلام میں داخل ہیں اِسی خوابگاہ میں آرام فرما رہے ہیں، مولی مصلح الدین مصطفیٰ اقسطلانی وغیرہ کے مزار بھی یہیں واقع ہیں۔

قبرستان کی حد قسطنطنیہ کی قدیم دیوار سے شروع ہوجاتی ہے، یدی قلہ سے آگے دیوار شہر کے ساتھ ساتھ چلیں تو داہنے ہاتھ دیوار چلی جاتی ہے، اور بائیں طرف قبرستان کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو برابر جامع ایوب رضؓ تک چلا گیا ہے، قبرستان میں سرو کے درخت بکثرت ہیں۔

پھر اُلٹے پیروں واپس ہو، اور پشت قبر شریف کی طرف نہ کرے، اور اُن کا نام لیکر نہ پکارے، کیونکہ یہ سوء ادب ہے۔

لہ اضافہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کے بعض واقعات جو کتاب کے حواشی میں درج نہیں ہو سکے اس مقام پر لکھے جاتے ہیں۔

سنہ ۴۳ھ میں امیر معاویہ رضؓ نے غزوۂ صائفہ (گرمی کے زمانہ کی لڑائی) کیا، اسمیں حضرت ابو ایوب رضؓ اور عبادہ بن صامت رضؓ بھی شریک تھے۔ (کامل ص ۲۳۲)

سنہ ۳۵ھ میں جب باغیوں نے حضرت عثمان رضؓ کے مکان کا محاصرہ کیا، سعد قرظ موذن مسجد نبوی حضرت علی رضؓ کے پاس آئے اور نماز پڑھانے کی درخواست کی حضرت علی رضؓ نے امامت سے انکار کیا، اور فرمایا کہ خالد ابن زید سے کہو وہ نماز پڑھائیں، ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری رضؓ کا نام خالد بن زید آج لوگوں کو معلوم ہوا، چنانچہ یکم ذوالحجہ سے ۹ تک حضرت ابو ایوب رضؓ امامت کرتے رہے، اور نماز عید الضحیٰ حضرت علی رضؓ نے پڑھائی۔ (کامل ص ۹۳ ج ۳)

سنہ ۳۸ھ میں مدینہ منورہ کے والی مقرر ہوئے، اس سے پیشتر سہل بن حنیف رضؓ والی تھے، انہوں نے اواخر سنہ ۳۶ھ میں وفات پائی تو حضرت علی رضؓ نے انکی جگہ پر حضرت ابو ایوب رضؓ کو مقرر فرمایا، اس بنا پر حضرت ابو ایوب رضؓ مدینہ منورہ کے دوسرے والی ہیں، امراء مدینہ کی تفصیل مرآۃ الحرمین میں موجود ہے حضرت ابو ایوب رضؓ اس عہدہ پر سنہ ۴۰ھ تک رہے، اسکے بعد بسر بن ابی ارطاۃ، امیر معاویہ رضؓ کی طرف سے آیا اور اسنے تمام عرب پر قبضہ کرلیا حضرت ابو ایوب رضؓ اور تمام والیان علی رضؓ نے بلا جنگ و جدل ملک اسکے حوالہ کردیا، حضرت ابو ایوب رضؓ کوفہ چلے آئے، اور حضرت علی رضؓ کے پاس رہنے لگے۔

زمانہ حکومت میں حضرت ابو ایوب رضؓ کی عدالت کا کیا انداز تھا؟ اسکی تفصیل کتابوں میں نہیں ملتی البتہ حالت سفر میں انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا، وہ موجود ہے، عبد اللہ بن قیس فزاری ایک بحری فوج لیکر کسی سمت روانہ ہوئے (مصر کے کسی جزیرہ پر حملہ کرنے گئے تھے) اس فوج میں حضرت ابو ایوب رضؓ بھی تھے ایک دن ٹہلتے ٹہلتے وہ افسر غنیمت کے پاس پہونچ گئے، دیکھا کہ چند قیدی کھڑے ہیں اور ایک عورت زار و قطار رو رہی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰)

سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُس کا لڑکا اس سے علیحدہ کر لیا گیا ہے، حضرت ابوایوب رضؓ نے فوراً لڑکے کا ہاتھ عورت کے ہاتھ میں دیدیا، افسر نے عبداللہ بن قیس سے جاکر شکایت کی عبداللہ نے دریافت کرایا، تو حضرت ابوایوب رضؓ نے حدیث بیان فرمائی، (مسند ص ۴۱۳ ج ۵)

حضرت ابوایوب رضؓ متعدد اعمال ووظائف کے پابند تھے جس زمانہ میں رسول اللہ صلعم انکے مکان میں مقیم تھے، انہوں نے پوچھا آپ سوتے وقت کیا پڑھا کرتے ہیں؟ آپ نے ایک دعا بتلائی۔ (ابن ابی حاتم)

استخارہ کا جو طریقہ آنحضرت صلعم نے انکو بتایا تھا وہ مسند ص ۴۲۳ ج ۵ میں مذکور ہے،

نماز صبح کے بعد دس مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھتے تھے اور روم میں لوگوں سے اسکو بیان کیا تھا،

الحمد اللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کا ورد رکھتے۔ اکثر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے تھے،

نماز ظہر میں فرض سے پیشتر چار رکعت پڑھا کرتے تھے، لوگوں نے کہا آپ اس نماز کو کبھی ترک نہیں کرتے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم بھی ترک نہیں فرماتے تھے،

آنحضرت صلعم کے ساتھ ایک حج (حجۃ الوداع) اور کئی عمرے کئے۔ آپکے بعد بھی حج کرتے تھے۔ ایک حج کا تذکرہ بخاری (ص ۲۴۸) وغیرہ میں آیا ہے، جس میں ابن عباس رضؓ نے غسل محرم کا مسئلہ دریافت کیا تھا،

ذکر کے متعلق حضرت ابوایوب انصاری رضؓ سے بہت سی روایتیں ہیں، جنکو الجبیر الساری کے مصنف نے یکجا جمع کر دیا ہے، اور ہم طوالت کے خوف سے ان کو قلم انداز کرتے ہیں،

تسخیر جن کا قصہ ترمذی (ص ۱۱۱) میں منقول ہے،

آنحضرت صلعم نے انکو ۳ بار دعا دی،

۱۔ اللھم احفظ ابا ایوب کما بات یحفظنی، اسوقت فرمایا جب حضرت صفیہ رضؓ کیحالت عروسی میں انہوں نے رات بھر خیمہ کا پہرہ دیا تھا،

۲۔ مسح اللہ عنک یا ابا ایوب ما تکرہ من الاذی، اسوقت ارشاد ہوا جب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱)

محاسن مبارک سے اذیت کو دور کیا تھا۔ (اصابہ ص ۴۳۲)

۳۔ جزی اللہ آل ابی طلحۃ وآل ابی ایوب عن رسول اللہ خیرا۔ اس موقع پر کہا کہ جب مصعب بن عمیرؓ اور حضرت ابوایوبؓ میں مواخاۃ قرار پائی تھی۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵)

اولاد و موالی: حضرت ابوایوبؓ نے دو شادیاں کیں، پہلا نکاح حضرت ام ایوبؓ سے ہوا، وہ قیس انصاری کی صاحبزادی تھیں، قیس ابوایوبؓ کے ماموں اور رہا یہ تھے۔ ام ایوبؓ صحابیہ ہیں، انکی حدیثیں صحاح میں موجود ہیں، ام ایوبؓ کا ذکر اسماء الرجال کی کتابوں میں آیا ہے۔

دوسرا نکاح ام حسن سے ہوا۔ وہ حضرت زید بن ثابتؓ انصاری صحابی مشہور کی صاحبزادی تھیں، اولاد میں ست، محمد، عبدالرحمان، اور عمرہ مشہور ہیں، ست کا ذکر تذکرۃ الحفاظ میں آیا ہے محمد کے حالات تعجیل المنفعۃ (ص ۳۶۹) میں منقول ہیں، عبدالرحمان کا نام ابن سعد (ص ۴۹) میں ہے اور عمرہ کا ترجمہ اکثر کتب رجال میں ملتا ہے۔

عبدالرحمان، ام حسن کے بطن سے پیدا ہوتے تھے، بقیہ اولاد حضرت ام ایوبؓ سے ہوگی ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے۔ قد انقرض ولدہ فلا نعلم لہ عقبا: انکی اولاد ختم ہوگئی، اور اب انکی نسل کا ہم کو علم نہیں، (ص ۴۹) لیکن قاضی ابن عبدالبر نے استیعاب میں لکھا ہے ولہ عقب! انکی اولاد موجود ہے، اوپر ہم نے اسماء الرجال کی کتابوں کے جو حوالے دیئے ہیں ان کو پیش نظر رکھنے کے بعد مصنف طبقات کا خیال غلط معلوم ہوتا ہے۔

اغانی وغیرہ میں خالد بن ابی ایوبؓ بھی ایک صاحبزادے کا نام ملتا ہے لیکن درحقیقت وہ داماد تھے، صاحبزادے نہ تھے، خالد کے بیٹے ایوب مشہور محدث گذرے ہیں وہ حضرت ابوایوب کے نواسے تھے عمرہ بنت ابی ایوب ام انہی خالد کو منسوب تھیں، اور ایوب عمرہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

موالی یعنے آزاد کردہ غلاموں میں افلح، محمد بن افلح، اور انکے تمام بھائی، عثمان، ابومحمد حضرمی، صیفی، ابوکثیر، عمر، ابو عبدالرحمان زیادہ نامور ہیں، ان لوگوں کی روایتیں کتب حدیث میں موجود ہیں۔

قصیدہ در مدح حضرت ابو ایوب رضؓ

اے مطلع الامجاد قم فاقصد العلے | تجد کل مطلوب لدیهم مسهلا
اصحاب مجد کے مطلع کیطرف بلند ہونے کا قصد کرو | ہر مقصد کو اسکے ہاں آسان پاؤ گے ۔

هم خیر اهل الارض اصحاب احمدؐ | کرام السجایا حائزون تفضلا
زمین پر بسنے والوں میں بہترین لوگ آنحضرتؐ کے صحابی ہیں | شریف خصلتوں والے اور فضیلت حاصل کرنے والے ہیں،

هم اهل الجود لا یردون قاصداً | ویولون ماقد کان فیهم مؤملا
وہ ایسے فیاض ہیں۔ کہ سائل کو واپس نہیں کرتے | اور امیدوار کے ولی بن جاتے ہیں،

اضاء علیهم نور طٰه فشرفوا | به وبهم کل الانام تکملا
ان پر طٰہٰ کا نور چمکا، اور وہ اس سے مشرف ہوئے، | اور ان سے تمام دنیا تکمیل کو پہونچی ہے

هم فی الدنا انجم لذی اللب انجلے | بهم یهتدی من کان فی الخلق اجهلا
وہ دنیا میں عقلمندوں کے لیے ستارہ ہیں | ان سے جاہل لوگ ہدایت پاتے ہیں

ففیهم اتی القرآن هم خیر امة | وکم خرجت للناس علماً مبجلا
کیونکہ ان میں قرآن اترا، وہ بہترین امت ہیں | اور کتنے بڑے بڑے علوم اس امت نے لوگوں کیلئے نکالے

وکم جمل من محکم الذکر قد بدت | تفضیلهم عن قوم عیسی وعن ملا
اور قرآن کی کتنی آیات انکی شان میں نازل ہوئیں | جن میں انکو قوم عیسیٰ اور ملاء اعلیٰ پر فضیلت دیگئی ہے،

ففی عالم العلوی نفوسهم زکت | وفی الارض اضحوا فائقین علی الملا
پس عالم بالا میں انکے نفوس پاک ہیں | اور زمین میں تمام ملاء اعلےٰ پر فوقیت لے گئے ہیں،

وکم جاهد وافی الله حق جهاده | وقد نکسوا اعلام کسری وهرقلا
انہوں نے خدا کی راہ میں کسقدر جہاد کا حق ادا کیا | اور کسریٰ و ہرقل کے جھنڈے سرنگوں کردیئے،

اسود لدی الهیجا کان زئیرهم | صواعق منها المشرقین تزلزلا
وہ میدان جنگ میں شیر ہیں، اونکی ڈکار | گویا کوک ہوتی ہے جس سے مشرق ومغرب میں زلزلہ پڑجاتا ہے

اذا لمعت بالرقمتين صوارم
تراءى لها في الكون برق تسلسلا

جب وادیوں میں تلواریں چمکتی ہیں
تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عالم میں برق کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے

وكم شهروا بيضاً ليوم نزالهم
ولم يجعلوا اجفانها سوى الهام والطلا

انہوں نے کتنی بار میدانوں میں تلواریں کھینچی ہیں
اور ان کا نیام سروں اور گردنوں کو بنایا ہے،

ترى كل شهم فوق صافن اجرد
لهمته ليس احجم الحرب واصطلا

تم تو دیکھتے ہو کہ ہر سردار بغیر بال کے گھوڑے پر
شیر کی طرح جری ہو کر آتش حرب مشتعل کرتا ہے،

فان حملوا كانوا سود عريكة
وان نزلوا كانوا على القرم ذي علا

اگر لشکر پر اتر آئیں تو شیر بر ہیں
اور اگر کوئی بہادر سامنے آئے تو غالب آتے ہیں

فواحدهم قد قادم الالف في الوغى
ولم يكترث منهم خميسًا وجحفلا

ان میں سے ایک ایک ہزار ہزار پر غالب آتا ہے
اور اپنے بڑے بڑے لشکروں کو دشواری میں نہیں ڈالتا

ابادوا بسيف العزم كل ضلالة
وشادوا بصدق العزم للحق موئلا

عزم کی تلوار سے تمام گمراہیوں کو دور کر دیا
اور عزم کی صداقت سے حق کے لئے جائے پناہ بنائی

وقد ايدوا بالرمح خير شريعة
ونالوا من الرحمان عزا مؤثلا

نیزوں سے بہترین مذہب کی تائید کی
اور خدا سے بہت بڑی عزت کے مستحق ہوئے،

هم الاصفياء الاتقياء اولوا النهى
وخير القرون السالفين ومن تلا

وہ برگزیدہ، پرہیزگار، صاحب عقل ہیں،
اور تمام گذشتہ اور آئندہ صدیوں کے لوگوں سے افضل

ومنهم همام ضيغم وابن ضيغم
تسور طود الفخر شامخ العلا

ان میں بعض ایسے سردار اور بہادر ہیں
جو فخر و عزت کے انتہائی چوٹی پر پہونچ گئے ہیں

سليل بني النجار خالد من غدا
كريم النجاد في العشيرة مخولا

بنو نجار کا فرزند خالد
قبیلہ کا شریف اور مخدوم ہے

فمن كابي ايوب في الفخر والعلا
وفي بيته آوى النبي المفضلا

فخر اور بلندی میں ابو ایوب کے مثل کون ہو سکتا ہے،
جس کے مکان میں حضور سرور کائنات نے پناہ لی،

فخص لهذا الفضل من دون رهطه — ففاق على الانصار والله خوله

یہ وہ شرف ہے جو تمام قبیلہ میں انہی کو حاصل ہے — اسلیے وہ تمام انصار پر فوقیت لے گئے ہیں

جواد تقی حالف الصدق والوفا — بعزم لدی الهیجا سطا وتطولا

فیاض ہیں، پرہیزگار ہیں، صدق و وفا کے حلیف ہیں — عزم کی وجہ سے میدان جنگ میں غالب آتے ہیں

وتابع خیر الخلق بالحق معلنا — وجاهد من بالکفر ضل وضللا

اعلان حق میں آنحضرت ؐ کا اتباع کیا — اور کفار سے جہاد کرتے رہے

ورابط فی غزو النصاری مجاهدا — ومات باسلامبول صینت من البلا

نصاریٰ کے غزوات میں خاص کوشش کی — اور اسلامبول میں تجارت سے سرفراز ہوئے

فیا اهل اسلامبول بشری لکم اتت — بکم خالد فی خلد یقدم اولا

اے اسلامبول کے باشندو! خالد تم کو جنت — میں لیجانے کی خوشخبری لاتے ہیں

یقول رسول الله ان مات صاحبی — بارض یکن یوم الجزاء متوسلا

آنحضرت ؐ فرماتے ہیں اگر میرا کوئی صحابی — کسی سرزمین میں مرتا ہے تو قیامت کے دن وہ وسیلہ ہوگا

فیا زائرا قبر الصحابة فاغتنم — ضریح ابی ایوب کهفا لمبتلا

اے قبور صحابہ کی زیارت کرنے والے قبر ابی ایوب ؓ — کو حاجتمندوں کے لیے غنیمت شمار کر

کریم به الاروام فی الکفر تستقی — فیخصب ربع بعد ما کان امحلا

وہ ایسے فیاض ہیں کہ کفر کی حالت میں جب رومی باران رحمت مانگتے تھے تو قحط زدہ خطے سرسبز و شاداب ہو جاتے تھے

اذا ما مکروب لساحة جوده — یعود بفیض من نداه مجللا

جب کوئی مصیبت زدہ اونکی فیاضی کے میدان میں آتا ہے — تو اونکی بخشش سے مالا مال ہوکر واپس جاتا ہے

فبالانبیاء والرسل اسأل خالقی — وکل کتاب کان فی الکون منزلا

انبیاء رسل اور کتب آسمانی کے واسطے سے — میں خدا سے چاہتا ہوں

وبآل نبی اذهب الله رجسهم — وطهرهم من کل عیب تفضلا

اور اہل بیت نبوی کے ذریعے سے جنکی ناپاکی کو خدا نے دور کردیا — اور ہر عیب سے پاک کر دیا ہے

وصحب کرام عززوا الدین بالقنا | وکل ولی کان فی الکون اکملا

اور صحابۂ کرام کے ذریعہ سے جنہوں نے نیزوں سے دنیا کو معزز کیا، اور ہر ولی کامل کے ذریعہ سے،

یفرج کربی ثم یقضی حوائجی | ویکشف حزنا بہا القلب مبتلا

کہ میرے غم کو دور، اور میری حاجتوں کو پورا کرے۔

ویجلی بنور منہ قلبی وقالبی | ویسلب تدبیری فالفی متوکلا

اور اپنے نور سے میرے قلب اور قالب کو روشن کرے | اور میرا خود تدبیر چھن جائے تاکہ میں متوکل ہو جاؤں۔

فمالی سوی مولای حبیب ملاذہ | یمین فمطلوبی لدیہ مسہلا

سوائے حق تعالیٰ کے میری مشکلات کا کھولنے | والا کوئی نہیں۔

وصل الٰہی بالرضا کل لحظۃ | علی من دنا فی قاب قوسین ولعلا

اے پروردگار اپنی رحمت نازل فرما | اس شخص پر جو قاب قوسین کے بقدر قریب ہوا تھا

وآل کرام ہم امان لامۃ | وصحب فہم مقتدی من تدللا

اور آل کرام پر جو امت کے لئے امان ہیں، | اور صحابۂ عظام پر جو مقتدائے عالم ہیں۔

وکم قادری ینشی بدیع جواہر | وینظم درا من ثناکم مفصلا

بہت سے پڑھنے والے تازہ جواہر افکار نکالتے ہیں | اور آپ کی ثنا و صفت میں نظمیں لکھتے ہیں۔

وہا انہم عبد الحفیظ منمقا | مدائح منہا قارئ الفضل تہللا

انہی میں سے عبد الحفیظ نے مدح میں | یہ نظم لکھی ہے۔

وقد قال بالتاریخ النظیم مورخا | سرور لمن بالصحب نال توسلا

اور تاریخ میں یہ گوہر منظوم کہا ہے، | خوشی ہو اسکو جو صحابہ سے توسل رکھتے ہیں۔

٤٦٧ ١٢٠ ١٣٣ ٨١ ٤٩٧

کتب خانہ آصفیہ ١٢٩٨

یہاں پر عنانِ قلم رک گئی ہے اس کا خاتمہ روز جمعہ ١٥ جمادی الآخر ١٢٩٨ھ کو ہوا۔

وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

سیر الصحابہ

چار ضخیم جلدوں میں مؤلفہ مولانا سعید انصاری صاحب

پہلے حصے میں مہاجرین۔ دوسرے میں انصار اور انکے خلفاء تیسرے حصہ میں عام صحابہؓ کے حالات ہیں۔ اس کتاب کی ہیئت و تدوین میں طبقات ابن سعدؒ اُسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب۔ معارف المعارف۔ استیعاب۔ تذکرۃ الحفاظ۔ صحاح ستہ۔ اور دیگر متعدد عربی کتابوں کی ورق گردانی کی گئی ہے۔ قیمت حصہ اوّل و دوم چار چار روپے (للعہ) حصہ سوم چہارم تین تین روپے مکمل کتاب بارہ روپے

صحابیات

جن بزرگ خواتین کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت یا قدمبوسی کا فخر حاصل ہوا۔ اُن کے حالات زندگی۔ مؤلفہ مولانا نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتح پوری۔ اس کتاب میں پہلے امہات المومنین رضی اللہ عنہا پھر بنات النبی صلعم اسکے بعد عام صحابیات کے حالات ہیں (زیر طبع) اگر آپ عہد نبوی کے خواتین کے اخلاقی جنگی اور علمی کارنامے۔ عقائد عبادات اور معاشرت کی صحیح تصویر دیکھنا چاہیں تو یہ کتاب منگا کر ملاحظہ فرمائیں مفید ہے قیمت تین روپے (سے)

ملنے کا پتہ

مینجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین پنجاب

صحابیات

جن بزرگ خواتین کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت یا قدمبوسی کا فخر حاصل ہوا۔ انکے حالات زندگی مولفہ مولانا نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتحپوری۔ اس کتاب میں پہلے امہات المومنین رضی اللہ عنہا۔ پھر بنات النبی صلعم اسکے بعد عام صحابیات کے حالات ہیں۔ (زیر طبع) اگر آپ عہد نبوی کے خواتین کے اخلاقی۔ جنگی اور علمی کارنامے عقاید۔ عبادات اور معاشرت کی صحیح تصویر دیکھنا چاہیں تو یہ کتاب منگا کر ضرور ملاحظہ فرماویں۔ مفید ہے۔ قیمت تین روپے (سے ر)

سیر الصحابہ

چار ضخیم جلدوں میں مولفہ مولانا سعید انصاری صاحب پہلے حصے میں مہاجرین۔ دوسرے میں انصار اور انکے خلفا تیسرے حصہ میں عام صحابہ رض کے حالات ہیں اس کتاب کی ہیئت و تدوین میں طبقات ابن سعد۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب معارف المعارف استیعاب۔ تذکرۃ الحفاظ۔ صحاح ستہ اور دیگر متعدد عربی کتابوں کی ورق گردانی کی گئی ہے قیمت حصہ اول و دوم چار چار روپے حصہ سوم و چہارم تین تین روپے مکمل کتاب بارہ روپے

تیغ کمال

غازی کمال پاشا کے تیغ آبدار کے جوہر اظہر من الشمس ہیں۔ حکومت انگورا کا قیام۔ تسخیر سمرنا۔ مداین کا نفرنس اور لوزان کانفرنس وغیرہ کے حالات ناول کے پیرایہ میں ملک کے مشہور اہل قلم علامہ راشد الخیری صاحب کے لکھے ہوئے ہر ایک محب ملک کے دیکھنے کے قابل ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ) ملنے کا پتہ

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹیڈ منڈی بہاؤالدین پنجاب